THE AGA KHAN UNIVERSITY

eCommons@AKU

Books

2007

Naujawan aur intekhab: Vote apne mustaqbil ke liye

Bernadette L. Dean
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Rahat Joldoshalieva
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Karim Panah
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Cassandra Faria
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Umme-laila Amin
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

See next page for additional authors

Follow this and additional works at: http://ecommons.aku.edu/books

Part of the Adult and Continuing Education Administration Commons, and the Adult and Continuing Education and Teaching Commons

Recommended Citation
Dean, B. L. , Joldoshalieva, R. , Panah, K. , Faria, C. , Amin, U. , Solangi, S. , Papeiva, J. (2007). *Naujawan aur intekhab: Vote apne mustaqbil ke liye*. Islamabad: The Asia Foundation.
Available at: http://ecommons.aku.edu/books/3

Authors
Bernadette L. Dean, Rahat Joldoshalieva, Karim Panah, Cassandra Faria, Umme-laila Amin, Shazia Solangi, and Jamal Papeiva

This book is available at eCommons@AKU: http://ecommons.aku.edu/books/3

نوجوان اور انتخابات

ووٹ اپنے مستقبل کیلئے

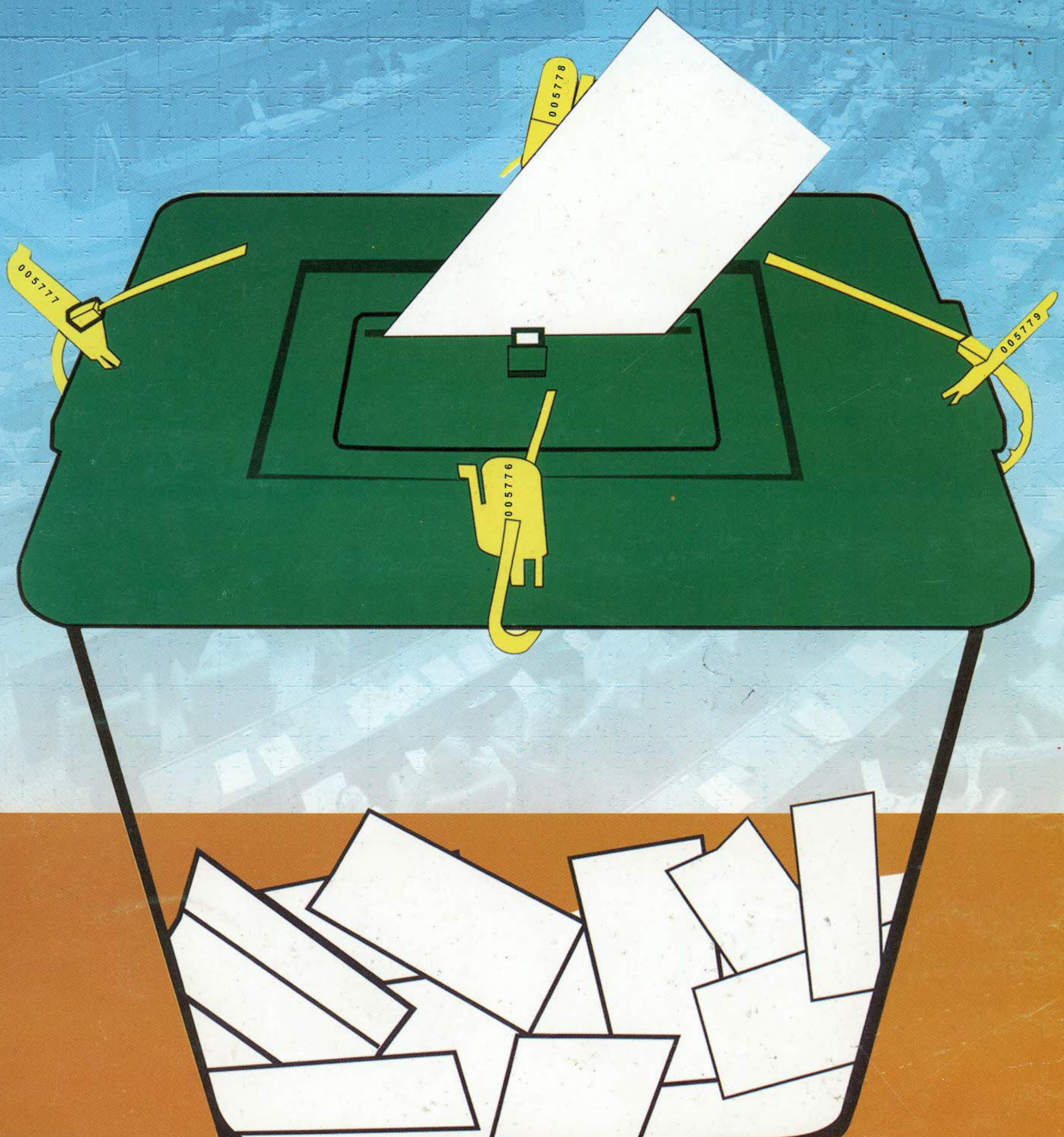

فہرست عنوانات

تعارف

1۔ شہریت 3

حقوق اور ذمہ داریاں

اختلاف (قدروقیمت)

مساوات

2۔ جمہوریت بطور سیاسی نظام 7

عوامی حکومت

آزادانہ اور شفاف انتخابات

اکثریت کی حکومت، اقلیتوں کے حقوق کے سنگ

قانون سے قبل مساوات

3۔ حکومت پاکستان 10

مقننہ

انتظامیہ

عدلیہ

4۔ غیر ریاستی ادارے 14

سول سوسائٹی

سیاسی جماعتیں

میڈیا

آلہ نمبر ۱: معلومات اکٹھا کر کے ان کی کاٹ چھانٹ کرنا

آلہ نمبر ۲: تنقیدی سوچ

5۔ فعال شہریت 20

ووٹر:۔ کون، کیوں اور کیسے

ایک باخبر ووٹر

ووٹ ڈالنا

ایک آزاد اور غیر طرف دار انتخابی مشاہدہ کار

انتخابات میں (بطور امیدوار) حصہ لینا

انتخابات کے بعد فعال شہریت کا تسلسل

اظہار تشکر

تعارف

کوئی بھی فرد اپنی پیدائشی طور پر جمہوری شہریت کیلئے درکار علم، صلاحیتوں اور مزاج کا حامل نہیں ہوتا۔ لہذا عوام کو لازماً شہریت سے متعلق تعلیم دی جانی چاہئیے۔ پاکستان میں شہریت کی تعلیم کی انتہائی محدود تشریح کی گئی ہے اور اسے محض حکومت کے ڈھانچے اور افعال، شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں تک محدود رکھا گیا ہے تاکہ وفادار اور محب وطن شہری پیدا کیے جاسکیں۔ تاہم جمہوری شہریت کا تقاضا ہے کہ ایک جمہوری معاشرے کے قیام اور بقا میں نوجوانوں کی باخبر، ذمہ دار اور فعال فرد کی حیثیت سے شرکت یقینی بنانے کیلئے ان کے فہم، صلاحیتوں اور مزاج کو اجاگر کیا جائے۔ اس جمہوری شہریت کیلئے درکار صلاحیتوں کو مندرجہ ذیل نقشہ نمبر ایک میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

شہریت سے متعلق فہم وادراک • سیاسی نظام، اداروں اور عمل کے بارے میں آگاہی • شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں • انسانی حقوق اور ذمہ داریاں • مقامی، قومی اور بین الاقوامی تناظر	**شہری صلاحیتیں** • تنقیدی سوچ • مسائل کا حل اور فیصلہ سازی • ذاتی اور سماجی صلاحیتیں • مناقشوں کو حل کرنے کی صلاحیتیں • معلومات اکٹھی کرنا اور دوسروں تک اپنی بات پہنچانے کی صلاحیت

شہری مزاج
• ہر انسان کے وقار اور مساوات پر یقین
• منصفانہ برتاؤ کا عزم
• مساوات سے وابستگی
• آزادی کا احترام
• دوسرے لوگوں کے ساتھ نیز دوسرے لوگوں کیلئے کام کرنے کی لگن
• اختلاف / تنوع
• ذاتی اور شہری ذمہ داری قبول کرنا
• قانون کی حکمرانی کا احترام
• انسانی حقوق سے متعلق فکرمندی
• برداشت کا مظاہرہ
	شہری افعال
	• ووٹ
	• سماجی خدمات میں شمولیت
	• شہری معاشرے کے گروپ یا گروپوں کی رکنیت
	• تبدیلی کی کوشش کے طور پر
	  • عدالتی درخواستوں پر دستخط کرنا
	  • حکومتی نمائندوں کو خط لکھنا
	  • اپنے کاز کی تشہیر کرنا
	  • واک اور مظاہروں میں شرکت کرنا۔
	• کچھ اشیاء مثلاً پلاسٹک بیگ وغیرہ خریدنے سے انکار کرنا کہ یہ ماحولیاتی آلودگی پیدا کرتے ہیں۔

نقشہ نمبر ایک: جمہوری شہریت کیلئے درکار صلاحیتیں

اس کتابچے میں ان لوگوں کو جو پہلی مرتبہ رائے دہندہ یعنی ووٹر بننے جا رہے ہیں، حق رائے دہی استعمال کرنے کیلئے تیار کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس لئے نقشہ نمبر ایک میں اجاگر کی گئی صلاحیتوں میں سے صرف چند ایک کی تشریح کی جائے گی۔

1- شہریت کیا ہے

شہریت کا نظریہ ملک یونان سے پروان چڑھا جہاں پولس (شہری ریاست) میں مملکت اور قبیلے نے بطور سیاسی گروہ جگہ لی۔ اس کی ایک محدود لیکن مضبوط (مربوط) مثال ایتھنز کی شہری ریاست (۲۲۳۔۱۶۴ ق م) ہے۔ ایتھنز میں برادری کے لوگ عوامی اسمبلی میں شرکت کرتے اور عوامی مسائل کے حوالے سے فیصلہ سازی کرتے مختصراً یہ لوگ شہری تھے۔ شہریت کی اس قدیم مثال کی رو سے اس وقت محدود تعداد میں صرف مرد ہی سماج کے رکن تھے عورتیں، غیر ملکی اور غلام شہریت کے حق سے محروم تھے۔

اگرچہ شہریت کا نظریہ بنیادی طور پر یونان میں پیدا ہوا تاہم اس کی جدید صورت اٹھارویں صدی کے امریکی اور فرانسیسی انقلابات میں سامنے آئی جب آزادی اور انسانی مساوات کے نظریہ کا پرچار کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ عوام کے پاس اپنے نظام کو چلانے کی طاقت اور حق ہے اس وقت بھی عورتیں غلام اور غرباء کو شہریت کے حق سے محروم رکھا گیا۔ ایک طویل جدوجہد کے بعد غلامی کا خاتمہ کر دیا گیا اور عورتوں کو شہری تسلیم کیا گیا۔

انیسویں صدی سے شہریت کی اصطلاح کو ایک قانونی حیثیت دی گئی جس کی رو سے یہ حیثیت ان لوگوں کو دی گئی جن کا تعلق ایک سیاسی برادری (جسے عام طور پر قومی ریاست کہا جاتا ہے) سے تھا شہریت نہ صرف آپ کو سماج میں شناخت کا احساس دیتی ہے بلکہ مختلف افراد کے درمیان سماجی تعلق کو پروان چڑھاتی ہے۔ اس برادری کے تمام لوگوں کے کئی حقوق ہیں جیسے ووٹ کا حق اور کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جیسے قانون کا احترام۔ شہریت کی قانونی حیثیت کے علاوہ شہریت ایک سماجی عمل کا نام بھی ہے جس کی رو سے ایک بہتر معاشرے کی تشکیل کے لیے شہری اپنے اور دوسرے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ موثر انداز سے سماجی کردار نبھانے کے لیے شہریوں کو کچھ صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں۔ تعلیم کا مقصد ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے تاکہ نوجوان اپنے شہری کردار کو موثر انداز سے نبھا سکیں۔

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ شہریت ایک قانونی حیثیت کا نام ہے جس کا منبع ملک کا آئین ہے۔ آئین کیا ہے؟

آئین کسی خطہ زمین کا سب سے بالاتر قانون ہے۔ (پاکستان کا آئین www.gov.pk پر دیکھیے) جو

- ملک کے حکومتی ڈھانچہ کو واضح کرتا ہے۔
- حکومت کے مختلف اداروں (مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ) کے اختیارات اور حدود کو بیان کرتا ہے۔
- وفاقی اور صوبائی حکومت کے رابطے کی تعریف و توضیح کرتا ہے۔
- شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کرتا ہے۔

حقوق اور ذمہ داریاں

برادری اپنے شہریوں کو مختلف حقوق اور ذمہ داریاں تفویض کرتی ہے۔ پاکستانی آئین کے مطابق شہریوں کے مخصوص حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دی گئی ہے (دیکھیے نقشہ نمبر ۲) انسانی حقوق کا بین الاقوامی اعلان (یو ڈی ایچ آر) اور بچوں کے حقوق پر کنونشن (سی آر سی) جیسے بین الاقوامی دستاویزات بھی ہمارے حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دیتے ہیں کیونکہ پاکستان ان دونوں دستاویزات کا دستخط کنندہ ہے۔

حقوق کے ساتھ ساتھ ہماری کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ اکثر ذمہ داریوں کا تعلق ہمارے براہ راست حقوق سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان کے شہری کے طور پر ووٹ ڈالنا ہمارا حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔ ہمارے پاس اظہار رائے کی آزادی کا حق ہے لیکن ساتھ ہماری یہ بھی

پاکستانی آئین کی رو سے شہریوں کے بنیادی حقوق

- فرد کی حفاظت
- نقل و حمل کی آزادی
- زبان، تحریر اور ثقافت کے تحفظ کا حق
- تقریر کی آزادی
- مذہب پر عمل کرنے اور مذہبی اداروں کو سنبھالنے کا حق
- قانون کی نظر میں برابری کا حق
- عوامی جگہوں پر بغیر کسی امتیاز کے جانے کا حق
- ووٹ کا حق
- تجارت، کاروبار اور پیشے کا حق
- ملکیت کا حق
- ملکیتی حق کا تحفظ
- ملازمتوں میں امتیاز سے تحفظ کا حق

(نقشہ نمبر ۲: پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق)

ذمہ داری ہے کہ اسے ایسے انداز سے استعمال کریں جو دوسرے کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ ہماری اکثر ذمہ داریاں اخلاقی تقاضوں اور سماج کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہیں تاہم کچھ قانونی طور پر تحریر ہیں جن میں قانون کا احترام اور ٹیکس دینے کی ذمہ داری۔ (نقشہ نمبر ۳: دیگر ممالک میں شہری ذمہ داریاں ملاحظہ کیجیے)

شہریوں کی ذمہ داریاں ان کے ملک کے حوالے سے مختلف بھی ہو سکتی ہیں جن میں مندرجہ ذیل ذمے داریاں بھی شامل ہیں:

- ٹیکس ادا کرنا
- ملک کی فوج میں خدمات سرانجام دینا (بوقت ضرورت)
- سیاسی برادری اور ملک کے ساتھ وفاداری نبھانا اور اس کے تقاضوں کا پابند ہونا
- حکومت کے بنائے گئے قوانین پر عمل کرنا
- شہری اور سیاسی صورتحال پر تعمیرانہ تنقید کرنا
- شہری اور سیاسی صورتحال کی بہتری کے لیے حصہ لینا
- دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا
- جو لوگ حقوق غصب کرتے ہوں ان سے اپنے اور دوسروں کے حقوق کا دفاع کرنا۔

(نقشہ نمبر ۳: شہریوں کی ذمہ داریاں)

عملی مشق

تصور کیجیے کہ آپ نے کشش کر کے ایک نیا ملک حاصل کر لیا ہے۔ ایک فہرست معاشرتی، سماجی، معاشی اور ثقافتی طور سے ان حقوق و فرائض کی مرتب کیجیے جو اس ملک کے شہریوں کو درکار ہیں۔ وضاحت کیجیے کہ وہ حقوق اور ذمہ داریاں ان کے لیے کیوں ضروری ہیں۔

اختلاف/تنوع

پاکستان کی آبادی سولہ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے، پاکستانی شہری طبقاتی طور پر جنس، معاش، نسل، مذہب، ثقافتی رواجات تجربات اور اقدار کے حوالے سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس طرح کا تنوع اور اختلاف جہاں کچھ امکانات کا سبب ہو سکتا ہے وہاں اس کے ساتھ مسائل بھی ہیں۔ ایک طرف یہ فرق اور تنوع ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم مختلف اقدار اور اختلافات کو تسلیم کریں، دوسری طرف یہ تنوع کئی اختلافات کا سبب بھی بن سکتا ہے تنوع کے فوائد حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اقدار کے تنوع اور فرق کے بارے میں سیکھیں۔ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ لوگ فرق اور تنوع کو اہمیت دیتے ہیں:

- اگر وہ اپنے کلچر کو سمجھتے اور سراہتے ہوں۔
- اگر وہ ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں تنوع کو اہمیت دی جاتی ہے۔
- اگر وہ روایت پسند ہیں اور امتیازی رجحان اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہوں۔
- اگر وہ ٹکراؤ اور جھگڑے کو حل کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہوں۔

عملی مشق نمبر ا (ہر فرد مختلف ہے)

- ایک خالی کاغذ لے کر نیچے دیئے گئے عملی صفحہ کی نقل کر کے خالی جگہیں پر کیجئے۔
- اپنے گروپ کے دوسرے ارکان سے اس میں موجود یکساں اور مختلف باتیں تلاش کیجئے۔
- تجزیہ کیجئے۔

(الف) کیا ہم سب یکساں ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں ہم دوسروں کے لئے اپنی طرح کا برتاؤ سوچ اور عمل نہیں رکھتے ہیں۔

(ب) اس عملی مشق کے تحت انسانوں کی مختلف فطرت سے متعلق آپ نے کیا سیکھا۔

(ج) ہم معاشرے میں کس طرح اختلاف کی قدر کرتے ہوئے اسے بہتری کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

میری ثقافت کیا ہے۔(اقدار، نظریات اور رہن سہن کے طریقے لکھیے)

ا۔

۲۔

۳۔

میری دوسروں سے تعلقات کی شناخت کون کرے گا؟ ایک فہرست بنایئے جو آپ کے تعلق کو کسی فرد یا گروپ کے ساتھ طاقت اور رتبہ کے حوالے سے ملاتی ہو۔

ا۔

۲۔

۳۔

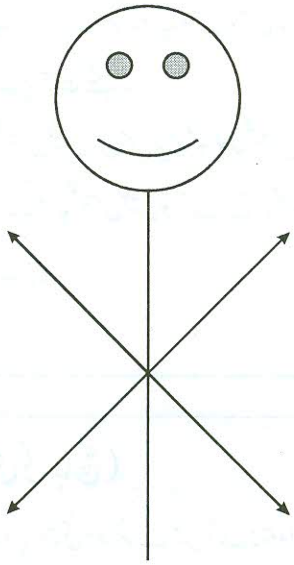

میں کون ہوں؟ (اپنی شخصیت کے خاص پہلو لکھیں جیسے شخصی خصوصیات اور ذاتی کارکردگی)

ا۔

۲۔

۳۔

میں کون ہوں؟ (وہ پہلو لکھیں جو تبدیل نہیں کیے جا سکتے ہیں جیسے رنگ اور جنس)

ا۔

۲۔

۳۔

عملی مشق نمبر ۲

ا(الف) فقرہ مکمل کیجیے۔تمام نوجوان...... ہیں؟ جو وہ اکثر نوجوانوں کے بارے میں سنتے رہتے ہیں۔

ا(ب) روایت پسندی سے مراد ایک تصوراتی خاکہ ہے جو ہم انفرادی فرق کو نظر انداز کر کے کسی گروہ کے بارے میں قائم کرتے ہیں

۲(الف) تعصب ایک ایسی منفی رائے اور فیصلہ ہوتا ہے جو حقیقت جانے بغیر ہم کسی کے خلاف کرتے ہیں۔

۲(ب) مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے اور شناخت کیجیے کہ طلبا تعصب کو پہچانیں اور دیکھیں کہ کس وجہ سے اور کس طرح صورتحال میں موجود ہر شخص کو نقصان ہوا:

- راحیلہ فٹ پاتھ پر گر پڑی اس کی کلائی بری طرح زخمی ہوگئی، ایک سیاہ فام عورت نے رک کر اسے اٹھایا۔اس نے کہا میں ایک ڈاکٹر ہوں اس بینچ پر بیٹھو اور مجھے دیکھنے دو۔راحیلہ کو عورت پر اعتماد نہیں تھا اس نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ نہیں، میں ٹھیک ہوں وہ چلی گئی۔
- سجاد ایک غریب گھرانے کا فرد تھا وہ اور اس کا دوست ساجد مختلف علاقوں میں رہتے تھے ایک مرتبہ سجاد نے اپنی سالگرہ پر ساجد کو بلایا۔ ساجد نے سوچا کہ اس کا گھر بے ترتیب اور گندہ ہوگا نہیں گیا بعد ازآں میں ہر شخص نے ساجد کو بتایا کہ اس کا گھر بہت صاف ستھرا تھا اور کھانا بھی لذیز تھا۔

مساوات (برابری)

مساوات (برابری) کا تصور مختلف النوع اقدار سے کسی قدر منسلک ہے۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہر کسی کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا لوگوں سے اچھے طریقے پر سلوک کیا جارہا ہے اور کیا انہیں مناسب مواقع دیے جارہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں بہت سی ناہمواریاں موجود ہیں جو سماجی۔ معاشرتی طبقہ، عمر، جنس، نسل، مذہب اور معذوری کی پیداوار ہیں۔ مندرجہ ذیل مشقوں کا مقصد برابری کی قدر کو بڑھانا ہے۔

عملی مشق نمبرا

- فرض کیجیے ایک جماعت میں چالیس طلباء ہیں۔ پہلے گروپ میں چار، دوسرے میں آٹھ اور تیسرے میں اٹھائیس طلباء شامل رکھے گئے ہیں (طلباء کی تقسیم معاشرے میں معاشی فرق کی وضاحت کے لیے کی گئی ہے) ہر گروپ کو بیس، بیس عدد چاکلیٹس دیجیے اور ان سے کہیں کہ وہ اسے آپس میں تقسیم کرلیں۔ اب ان کے درمیان مندرجہ ذیل سوالات پر بحث کیجیے۔
  - ☆ جس گروپ کو سب سے زیادہ/سب سے کم چاکلیٹس ملیں اس میں کیا ہر ممبر کو چاکلیٹس ملیں؟
  - ☆ جب آپ کے گروپ کو سب سے زیادہ/سب سے کم چاکلیٹس ملیں تو آپ نے کیا محسوس کیا۔
  - ☆ آپ ہر کسی کو برابر حصہ دینے کے لیے کیا کرسکتے ہیں۔
- مساوات (برابری) کی اہمیت پر ایک پیراگراف لکھیں۔

عملی مشق نمبر۲ (پاکستانی معاشرے میں ناہمواری کی جانچ)

اپنی کلاس کو چھوٹے گروپس میں تقسیم کیجیے، ہر گروپ کو پاکستانی معاشرے میں ایک ناہمواری ڈھونڈنے کے لیے چھان پھٹک کرنے کے لیے کہیں۔ ہر گروپ سے کہیں کہ وہ ایک سوال بنائیں کہ وہ معلومات کے ایک درست منبع کو تلاش کریں معلومات اکھٹی کرکے اس کی چھان پھٹک کریں اور اس کا تجزیہ کرکے نتائج اخذ کیجیے۔

اپنی تحقیقی معلومات کی ایک رپورٹ تیار کریں، جس میں درج ذیل باتیں شامل ہونی چاہیئں۔

......مختصر تعارف

......آپ کے تحقیقی سوالات

......معلومات جمع کرنے کا عمل

......اخذ شدہ معلومات

......صورتحال کو بہتر کرنے والے امکانات

......حاصل بحث

(اپنی رپورٹ پر اپنے ہم جماعتوں کے ہمراہ تبصرہ کیجیے۔ اس کی ایک کاپی اپنے کتب خانے میں بھی رکھیں تاکہ دوسرے طلباء اس سے استفادہ کریں)

2۔ جمہوریت بطور سیاسی نظام

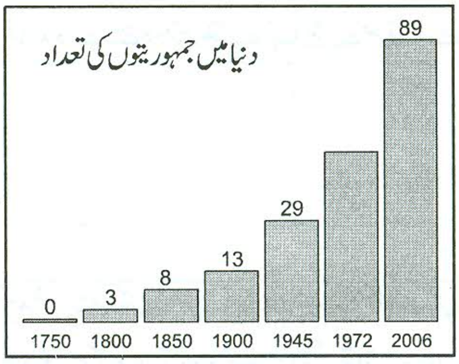

سیاسی نظام اداروں، سیاسی تنظیمات اور مفاداتی گروہوں کے درمیان تعلقات، سیاسی روابط اور قوانین جوان تمام کے افعال کو چلاتا ہے، کے مجموعے کا نام ہے۔ دنیا میں کئی سیاسی نظام موجود ہیں ان میں سے بڑے سیاسی نظام نقشہ نمبر۴ میں پیش کیے گے ہیں۔

عصر حاضر میں جمہوریت، دنیا کے مشہور ترین سیاسی نظاموں میں سے ایک ہے۔ لفظ جمہوریت ایک یونانی اصطلاح (demokratia) سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے عوام کی حکومت، یہ ایک ایسی حکومت ہے جس میں عوام کی طاقت بالاتر طاقت ہوتی ہے یہ طاقت لوگ خود براہ راست استعمال کرتے ہیں یا اپنے نمائندوں کے ذریعے جنہیں وہ ایک آزاد انتخابی نظام کے ذریعے چنتے ہیں۔ جمہوریت کی بڑی خصوصیات میں ایک اقلیت کے لیے برداشت کا مادہ، اظہار رائے کی آزادی، اور انسانی قدر و قیمت اور عزت کا ہونا ہے اس کے علاوہ تعاون کرنے والے گروہ کے اندر آزادی سے برابر مواقع کا ہونا بھی ضروری ہے۔

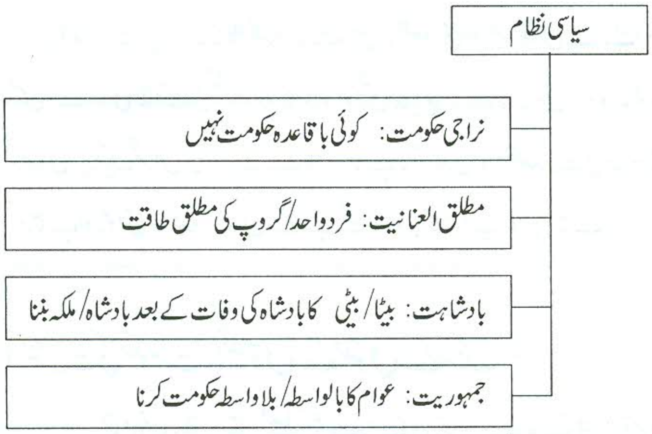

نقشہ نمبر۴: سیاسی نظام

جمہوریت کا تصور کئی اصولوں اور خیالات پر مبنی ہے جن کا معاشرے میں حرکت پذیر ہونا ضروری ہے نقشہ نمبر۵ میں چند بڑے اصول اور خصوصیات جو ان ستونوں کو جمہوریت کے فروغ اور استحکام میں مدد فراہم کرتے ہیں، بیان کیے گیے ہیں۔

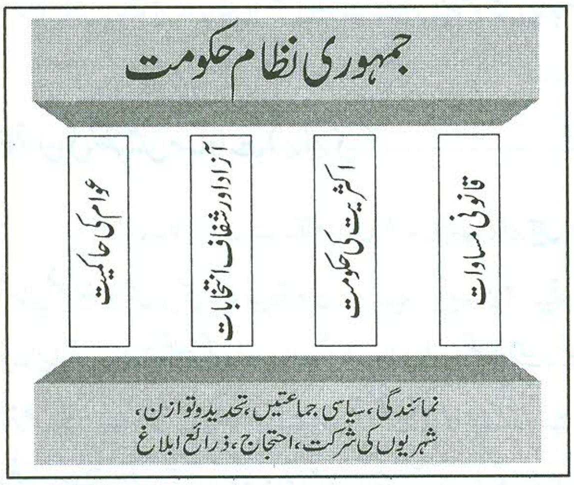

نقشہ نمبر۵: جمہوری نظام حکومت

عوام کی حاکمیت

جمہوریت کا بنیادی اصول اس یقین پر ہے کہ عوام میں اتنی عقل و قابلیت ہے کہ وہ خود پر حکومت کر سکیں۔ بالفاظ دیگر عوام کے پاس یہ طاقت ہے کہ وہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ ایک گروہ کی صورت میں اپنی زندگیاں گزاریں۔ دوسرے لفظوں میں عوام اپنے اوپر براہ راست خود ہی حکومت کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنے نمائندوں کے ذریعے خود حکومت کرتے ہیں۔ اس میں سیاسی جماعتیں آزادانہ طور پر اپنے نمائندوں کو نامزد کرتی ہیں۔ جو انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹ لے کر کامیاب قرار پاتے ہیں یا متناسب نمائندگی سے جس میں سیاسی جماعتیں براہ راست نامزد کرتی ہیں جو ملکی قانون کے تحت فی صد تناسب یا حصے کے تحت منتخب نمائندوں کے ذریعے اسمبلی کے رکن قرار پاتے ہیں۔

جدید معاشروں میں حجم اور پیچیدگی کے سبب عوامی بحث ومباحثہ اور گفت وشنید، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، کتب ورسائل اور کمپیوٹرز انتہائی کثرت سے نظر آتی ہیں۔ ایک جمہوری معاشرے میں ذرائع ابلاغ نہ صرف عوام کو باخبر اور باشعور بناتا ہے بلکہ بحثیت ایک شہری کے انہیں صائب فیصلے کرنے کے قابل بناتا ہے۔ انتخابی مہم کے دوران میڈیا کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ بہت کم ووٹرز کو ذاتی طور پر نمائندہ سے ملنے کا وقت ملتا ہے جبکہ اکثریت صرف اسے دیکھتی ہے۔

آزادانہ اور منصفانہ انتخابات

درست منتخب نمائندوں کے چناؤ کے ضمن میں ضروری ہے کہ لوگ انتخابات میں فعال اور پر مقصد طور پر حصہ لیں جو صرف **آزاد اور منصفانہ انتخابات** میں ہی ممکن ہے انتخابات میں ووٹ دینا ہی سب سے زیادہ بنیادی بات ہے۔ جدید جمہوری معاشرے میں ضروری ہے کہ وہاں آزاد اور منصفانہ الیکشن تواتر سے ہوں جن میں **شہریوں کی فعال شرکت** ہو اور وہ آزادی اظہار کا حق رکھتے ہوں، **اظہار رائے کی آزادی** کی مدد سے شہری اپنے آپ کو اکھٹا کر کے ناانصافیوں کے خلاف پرامن انداز سے اپنی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔ جمہوری طور طریقوں کے لیے الیکشن بہت اہمیت کا حامل ہے اس کی مدد سے **نگرانی اور توازن کا نظام** قائم ہوتا ہے جس سے سیاسی طاقت کی تقسیم اور پھیلاؤ کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ کوئی گروہ یا فرد واحد زیادہ طاقت ور نہ ہو جائے **ذرائع ابلاغ**، حکومت اور دوسرے طاقت ور اداروں پر ایک نگراں کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ آزادی اور مقصدیت کی حدود میں رہتے ہوئے، میڈیا کافی حد تک حکومت کے دعووں کے پیچھے چھپے سچ کو واضح کرتا ہے اور عوامی نمائندوں کو ان کے کیے گئے کاموں کا جواب دہ ٹھہراتا ہے۔

اکثریت کی حکومت، اقلیتوں کے حقوق کے سنگ

تمام جمہوریتوں میں فیصلے کثرت رائے کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں تاہم کوئی بھی ایسے نظام کو منصفانہ نہیں کہہ سکتا جس میں ۵۱٪ لوگ اکثریت کے نام پر ۴۹٪ لوگوں پر حکومت کریں۔ اس لیے ایک جمہوری معاشرے میں **اکثریتی حکومت کو انفرادی اور اقلیتی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دینی پڑتی ہے** اس میں نسلی، مذہبی اور سیاسی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے صرف اکثریت کا ان کے لیے اچھے جذبات رکھنا کافی نہیں ہوتا، بلکہ یہ حقوق قانونی تحفظ رکھتے ہیں اور انہیں اکثریتی ووٹ کے ذریعے ختم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

قانون کی نظر میں مساوات (برابری)

جمہوریت کا دعوی ہے کہ قانون کی نظر میں **سب برابر ہیں** اور ہر ایک فرد کا حق ہے کہ وہ بغیر کسی امتیاز کے قانون کا ایک جیسا تحفظ حاصل کرسکے۔ آسان فہم الفاظ میں ہر کسی کے لیے قانون برابر ہے اور ایک ہی طریقے سے سب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ قانون کے آگے سب کا برابر ہونا، جمہوریت کا ایک ایسا نظریہ ہے جو اقلیتی گروہوں یا معاشی اور سیاسی طور پر کم طاقت رکھنے والے طبقات کے لیے نہایت اہم ہے۔ **انصاف اور قانون پر عمل کے نظریہ** کو اس وقت بہتر طریقے سے حاصل کیا جاسکتا ہے جب قوانین بھی عوام کے ذریعے بنائے جائیں اور وہی اس پر بھی عمل کریں۔ جمہوری معاشروں میں لوگ قوانین کا اپنی مرضی سے احترام کرتے ہیں کیونکہ وہ قوانین ان ہی کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ انصاف اور قانون کی حکمرانی کے لیے ایک ایسا مضبوط، آزاد بااختیار پر وسائل عدالتی نظام ہو جو حکومتی عہدہ داروں اور اعلی درجے کے لیڈروں کا قوانین اور ضوابط کے تحت احتساب کرسکے۔

جمہوریت کی جانچ

مندرجہ ذیل پیمانہ کسی ملک میں جمہوریت کی کیفیت کو جانچنے کے چند اشارے مہیا کرتا ہے۔ اس پیمانے کو استعمال کرتے ہوئے اپنے تجزیئے کے مطابق پاکستان میں جمہوریت کے معیار کو جانچیئے۔

1 کیا قومی اسمبلی کے الیکشن آزادانہ ہوئے؟

1 امیدواروں کے لئے آزادنہ انتخابی ماحول فراہم کیا گیا　　0.5 انتخابی عمل پر چند پابندیاں ہیں

0 یک پارٹی نظام پر بڑی پابندی لگائی گئیں۔ جیسے کہ کسی بڑی سیاسی پارٹی یا فرد واحد پر پابندی ہو۔

2 کیا بالغ رائے دہی کا حق ہر ایک کو حاصل ہے۔　　1 ہاں　　0 نہیں

3 کیا ہر شہری کسی حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے خوف کے بغیر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔

1 ہاں　　0 نہیں

4 کیا حزب اختلاف کی جماعتوں کو حکومت میں آنے کے مواقع موجود ہیں۔

1 ہاں　　0.5 صرف دو پارٹیوں کا کردار حاوی ہے۔ جبکہ دوسری سیاسی قوتوں کو قومی حکومت میں آنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

0 نہیں

5 کیا انتخابات کے بعد تبدیلی اقتدار کے اصول وضوابط اور طریقہ کار واضح اور تسلیم شدہ ہیں؟

1 تینوں طریقہ کار طے شدہ ہیں　　0.5 تینوں میں سے دو کو پورا کر لیا گیا ہے

0 کوئی ایک یا کوئی بھی طریقہ کار موجود نہیں

6 کیا آزاد الیکٹرونک میڈیا موجود ہے؟

1 ہاں　　0.5 متنوع میڈیا لیکن حکومتی کنٹرول کے تحت

0 نہیں

7 کیا اظہار رائے اور احتجاج کی آزادی ہے؟

1 ہاں　　0.5 اقلیتوں کی رائے حکومتی خوف کی وجہ سے دبی ہوئی ہے۔ موجودہ قانون بڑے اور وسیع پیمانے پر اظہار رائے کے لئے موافق نہیں۔

0 نہیں

8 کیا عدلیہ حکومتی اثر سے آزاد ہے؟

1 مکمل طور پر　　0.5 کچھ حد تک

0 بالکل نہیں

9 کس حد تک مذہبی رواداری اور اظہار خیال کی آزادی موجود ہے؟

1 مکمل طور پر　　0.5 کچھ حد تک

0 بالکل نہیں

10 شہریوں کو کس حد تک ذاتی آزادی دی گئی ہے۔ جیسے کہ جنسی برابری سفر کرنے کا حق، کام اور مطالعے کا چناؤ؟

1 مکمل طور پر　　0.5 کچھ حد تک

0 بالکل نہیں

نتیجہ　　کل نشانات: = ۱۰　　حاصل کردہ نشانات: =

معیار　　۳ سے کم: سب سے خراب　　۴ سے ۶ : بہتر　　۷ یا اس سے اوپر: بہترین

[Adopted from The Economist Intelligence Unit's index of democracy]

3۔ حکومت پاکستان

۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق پاکستان کا نظام حکومت وفاقی پارلیمانی ہے وفاقی سے مراد یہ ہے کہ فیصلہ سازی حکومتی سطح پر دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے: وفاقی حکومت کا مرکز اسلام آباد میں ہے جبکہ صوبائی حکومت کا مرکز ہر صوبے کے صوبائی دارلحکومت میں ہوتا ہے۔ پارلیمانی نظام کے مطابق وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ ۲۰۰۱ء کے مقامی حکومتوں کے آرڈیننس کے مطابق ضلعی حکومتیں قائم کی گئیں جن کا مقصد اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور شہریوں کی حکومت میں شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ ایک جمہوری حکومت تین شاخوں مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

مقنّنہ (قانون ساز ادارہ)

حکومت کی قانون سازی کا ادارہ یعنی پارلیمنٹ (اسمبلی) کے پاس قانون سازی اور تبدیلی کی طاقت ہوتی ہے۔ پاکستان میں وفاقی سطح پر دو سطحی پارلیمنٹ ہے جس میں ایک قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور دوسری سینیٹ (ایوان بالا) ہے۔ صوبائی سطح پر بھی ایک اسمبلی ہوتی ہے جس کے مطابق ہر صوبے کی ایک صوبائی اسمبلی ہوتی ہے۔

قومی اسمبلی (ایوان زیریں)

قومی اسمبلی میں منتخب ممبران کی تعداد 342 ہوتی ہے ان میں سے 272 ارکان کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر 'ایک فرد ایک ووٹ' کے مطابق چنا جاتا ہے۔ 70 نشستوں میں سے 60 خواتین کے لیے ہیں جبکہ بقیہ 10 نشستیں اقلیتی مذہبی طبقوں کے لیے خاص طور پر مختص کی گئی ہیں تاکہ غیر مراعات اور محروم طبقات کی قومی اسمبلی میں نمائندگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ قومی اسمبلی کی نشستیں ان تمام لوگوں کے لیے دستیاب ہیں جن کی عمر 25 سال یا اس سے زیادہ ہو، جو گریجویٹ ہوں اور ان کا نام ایک ووٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہو۔ قومی اسمبلی کے ممبران (ایم این اے) کو 5 سال کی مدت کے لیے چنا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کا وہ ممبر جو قومی اسمبلی کے ممبران کی اکثریت کا ووٹ حاصل کرے صدر اسے حکومت سازی کے لیے وزیراعظم بننے کی دعوت دیتا ہے۔ قومی اسمبلی کا اہم کام ملک کے لیے قانون سازی ہوتا ہے قومی اسمبلی کے پاس وفاقی حکومت کے ماتحت اداروں کے قوانین کے حوالے سے وسیع اختیارات ہوتے ہیں جن میں معاشی اخراجات اور سالانہ بجٹ کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کے ہر سال کم از کم (130) دن کے لیے تین سیشن ہونے چاہییں۔ قومی اسمبلی کے ایک سیشن کے انعقاد کے لیے صدر کو شق نمبر (ا) 54 آئین پاکستان کے مطابق بلانے کا اختیار ہے۔ اس کے علاوہ ٪25 ممبران اسمبلی کی درخواست پر قومی اسمبلی کا اسپیکر بھی اجلاس بلا سکتا ہے۔ قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرایا جاتا ہے۔ پاکستان میں قومی اسمبلی کے اسپیکر کے عہدہ سب سے اعلیٰ عہدہ ہوتا ہے قومی اسمبلی کا اسپیکر اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ اسپیکر اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو بات کرنی ہے، بحث کو مناسب حد میں رکھنا، مختلف مراحل میں فیصلے دیتا ہے۔ ووٹ کے نتائج کا اعلان کرتا ہے اور جو ممبران اسمبلی کے قوانین توڑتے ہیں انہیں اس کا پابند بناتا ہے قومی اسمبلی کے معاملات کے دوران یہ ضروری ہے کہ اسپیکر مکمل طور پر غیر جانبدار رہے۔ تقریبات وغیرہ میں اسپیکر، قومی اسمبلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ قومی اسمبلی کے تحلیل ہونے کی صورت میں اسپیکر کا عہدہ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک نیا اسپیکر منتخب نہیں ہو جاتا۔ صدر، وزیراعظم کے مشورے پر قومی اسمبلی کو تحلیل (توڑ) کر سکتا ہے۔

سینیٹ (ایوان بالا)

سینیٹ کا کردار چھوٹے صوبوں کے خدشات کا خاتمہ کرنا ہے اسی لیے اس میں تمام صوبوں کو برابر نمائندگی دی جاتی ہے۔ سینیٹ کی ایک سو

نشستوں میں ہر صوبے کو ۲۲ نشستیں دی جاتی ہیں جن میں چودہ عام، چار پیشہ وارنہ ماہرین/ علماء اور چار خواتین کے لیے مختص ہیں۔اس کے علاوہ وفاقی علاقے سے ۴ ممبران، فاٹا کے لیے ۸ نشستیں مختص ہیں۔ممبران کو چھ سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ممبران کے لیے گریجویٹ، عمر تیس سال یا اس سے زیادہ اور بحیثیت ووٹر رجسٹرڈ ہونے کی شرائط لازمی ہیں۔قومی اسمبلی کے برعکس سینیٹ کو صدر بھی برطرف (تحلیل) نہیں کرسکتا یہ ایک ایسا مستقل قانون ساز ادارہ ہے جو قومی معاملات کے تسلسل کا مظہر ہے۔سینیٹ کے وجود میں آنے کے بعد اس کے ممبران آپس میں سے چیئرپرسن اور ڈپٹی چیئرپرسن کا چناؤ تین سالہ مدت کے لیے کرتے ہیں۔

سینیٹ کا بنیادی کام ملک کے لیے قانون سازی کرنا ہے۔موثر طور پر کام کرنے کے لیے سینیٹ میں ایک کمیٹی کا نظام بنایا جاتا ہے قانون بنانے سے پہلے کمیٹی میں موجود ماہرین فن بل پر اچھی طرح غور وخوض کرتے ہیں۔سینیٹ کی کمیٹی قومی اہمیت کے مسائل اور عوامی مفاد کے حوالے سے بھی کام کرتی ہے۔مثلاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں انسانی حقوق کی پامالی وغیرہ۔عوام الناس کی آگاہی کے لیے تمام معاملات مشتہر کیے جاتے ہیں۔

وفاقی سطح پر ایک بل، قانون کیسے بنتا ہے؟

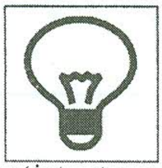

۱۔وفاقی کابینہ میں ایک خیال پیش کیا جاتا۔
(وزیر، رکن یا دیگر ذرائع سے)

۲۔کابینہ میں اس خیال کی وضاحت کیجاتی ہے

۳۔بل تیار کیا جاتا ہے

۴۔متعلقہ وزیر کے توسط سے قومی اسمبلی میں بل متعارف کرایا جاتا ہے

۵۔متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی اس کا جائزہ لیتی ہے

۶۔قومی اسمبلی میں اس پر بحث کی جاتی ہے

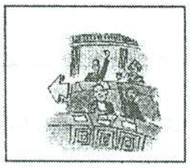

۷۔بل پر قومی اسمبلی میں ووٹ ڈالے جاتے ہیں اگر یہ پاس ہو

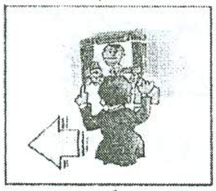

۸۔سینیٹ میں بھیج دیا جاتا ہے

۹۔سینیٹ کی اسٹینڈنگ کمیٹی اس پر غور وخوض کرتی ہے

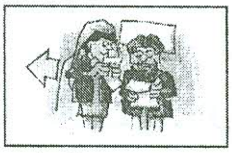

۱۰۔سینٹ میں اس پر بحث کی جاتی ہے

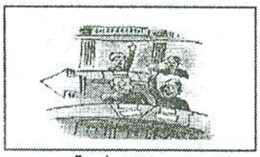

۱۱۔بل پر ووٹنگ کرائی جاتی ہے
اگر پاس ہوجائے تو

۱۲۔صدر کو بھیج دیا جاتا ہے صدر اس پر دستخط کر بھی سکتا ہے اور نہیں بھی، اگر دستخط کردے تو

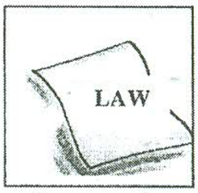

۱۳۔بل قانون بن جائے گا

عملی مشق

۱۔ کیا طلباء اس بات پر متفق ہیں کہ ملک میں کسی مسئلے پر قانون سازی کی ضرورت ہے۔

۲۔ اپنی کلاس میں قانون ساز ادارہ بنائیں، اپنی کلاس میں تین گروپ بنائیں، ایک گروپ سینیٹ جبکہ دو گروپ قومی اسمبلی کے بنائیں، جس میں ایک حزب اقتدار اور دوسرا حزب اختلاف کی نمائندگی کرے۔

۳۔ سینیٹ کے گروپ کہیں کہ وہ چیئرپرسن، جبکہ قومی اسمبلی کا گروپ اسپیکر کو منتخب کرے۔ اسپیکر کو یاددہانی کرائیں کہ اسے غیر جانب دار رہنا ہے۔

۴۔ قانون سازی کے ترتیب وار مراحل کو یقینی بنائیں

- حکومت یا حزب اختلاف بل پیش کرے۔
- قومی اسمبلی کے ارکان بل پر بحث و مباحثہ کریں۔
- قومی اسمبلی کے ارکان بل پر ووٹ کے ذریعے رائے دیں (اگر ٪۵۰ سے زیادہ ووٹ ہوں تو وہ بل کے حق میں شامل ہوگا)۔
- اسے سینیٹ میں بھیجیں۔ بل پیش کریں، سینیٹ کمیٹی اس پر غور وخوض کرے پھر ووٹنگ کرائیں، اکثریتی ووٹ ملنے پر بل کو منظوری کے لیے صدر کے پاس بھیجیں۔

۵۔ • اگر صدر بل پر دستخط کر دے تو بل پارلیمنٹ کا حصہ اور ملک کا قانون بن جائے گا۔

انتظامیہ

حکومت کا انتظامی شعبہ پالیسی پر عمل کرواتا ہے اور حکومت کے روزمرہ کے معاملات کو چلاتا ہے۔ وفاقی سطح پر انتظامی شعبہ میں صدر، وزیراعظم اور کابینہ کے ارکان (جن کے پاس مختلف شعبوں کی وزارتیں ہوتی ہیں) اس میں عوامی افسر شاہی بھی شامل ہوتی ہے۔ صوبائی سطح پر انتظامی شعبہ میں گورنر، وزیراعلی اور صوبائی عوامی خدمات کے شعبے شامل ہوتے ہیں۔

صدر کو سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان پانچ سال کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ صدر دوبارہ منتخب ہوسکتا ہے لیکن وہ یہ عہدہ دو دفعہ کی مسلسل مدت کے بعد نہیں رکھ سکتا ہے۔ صدر کو اس عہدہ سے نااہلیت اور سنگین نوعیت کے غلط معاملات کی بناء پر دو تہائی ارکان اسمبلی کے ووٹ کے ذریعے ہٹایا جاسکتا ہے۔ وزیراعظم حکومت کی پالیسی کو لاگو کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وزیراعظم کی مدد کے لیے وفاقی وزراء اور وزیر مملکت پر مشتمل ایک وفاقی کابینہ جس میں شامل وزراء مختلف محکموں کے معاملات کے ذمہ دار ہوتے ہیں، وفاقی وزیر کا قومی اسمبلی کا رکن ہونا ضروری ہے۔ عوامی خدمت کے محکمہ کے ارکان منتخب نمائندہ نہیں ہوتے بلکہ یہ سرکاری ملازم ہوتے ہیں۔ حکومت کو موثر انداز سے چلانے کے لیے یہ کئی قسم کے امور سرانجام دیتے ہیں ان میں سے کچھ معلومات اکھٹی کرتے ہیں تاکہ نئی حکمت عملیاں اور قوانین بنائے جاسکیں۔ ان میں سے کچھ معلومات اکھٹی کرتے ہیں، رپورٹ بناتے اور خطوط بھیجتے ہیں۔ اور صحت سے متعلقہ قوانین بنانے اور ان پر کام کرتے ہیں۔ عوامی افسران کیونکہ حکومت کے روزمرہ کے کام کرتے ہیں۔ اس لیے یہ اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہیں کہ کیسے حکومت شہریوں کی ضروریات کا خیال رکھے۔ عوامی افسران وہ واحد براہ راست رابطہ کار ہوتے ہیں جو شہریوں اور حکومت کے درمیان تعلق قائم کرتے ہیں۔

عملی مشق

کلاس میں ایک وزارت بنائیں جس کا مقصد ایک قانون پر عمل کروانا ہے۔ ایک طالب علم کو وزیر اور دوسرے کو سیکریٹری بنائیں اور دوسرے طالب علم اس منسٹری کے دوسرے ارکان ہیں۔ وزیر سے کہیں کہ وہ میٹنگ کی صدارت کریں اور ان اقدامات پر بحث کریں جو قانون پر عمل درآمد کرانے کے لیے ضروری ہیں۔

عدلیہ

عدلیہ کا کام قانون کی تشریح کرنا ہے۔ عدلیہ، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ماتحت عدالتوں (چھوٹی عدالتیں) پر مشتمل ہوتی ہے جو درج ذیل نقشے سے ظاہر ہے اس میں شامل ہوتی ہیں۔ درج ذیل نقشہ عدلیہ کے کورٹس (چھوٹے اور بڑے) کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔

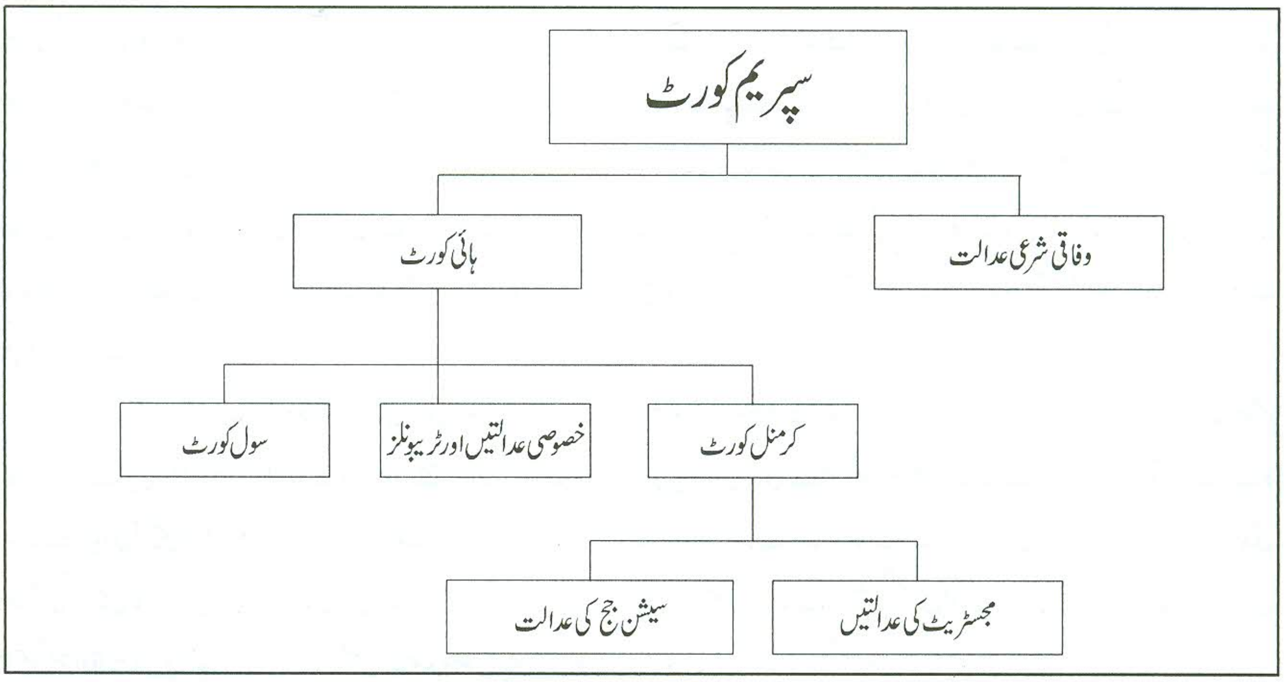

پاکستان میں عدالتوں کا نظام

4۔ غیر ریاستی ادارے

سماجی معاشرہ

سماجی معاشرے کی بہت سی تعریفیں ہیں لیکن عام طور پر جو تعریف اکثر استعمال کی جاتی ہے اس کی رو سے وہ ادارے اور جماعتیں جنہیں افراد مشترکہ مفادات کے گرد منظم کیے جاتے ہیں۔ یہ ادارے حکومت اور کاروبار سے باہر ہیں۔ سماجی تنظیمیں جمہوریت کی مظہر ہوتی ہیں کیونکہ ان میں شہری رضا کارانہ طور پر اکھٹے ہوتے ہیں اور فیصلے تمام ممبران سے مل جل کر باہمی اتفاق سے کیے جاتے ہیں۔ اس طرح ایک مضبوط سماجی معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں مختلف طرح کی عوامی سرگرمیاں جو جمہوریت کی روح ہیں، پروان چڑھتی ہیں۔ اس طرح شہری اپنے مسائل اور تحفظات کو ہر سطح پر حکومت کے روبرو پیش کر سکتے ہیں۔ ایک معاشرے میں مختلف متقابل مفادات ہوتے ہیں جنہیں اچھے اور موثر انداز سے پیش کیا جانا چاہیے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں سنے اور ان پر اقدامات اٹھائیں۔ معاشرے میں مختلف جماعتیں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے حکومت سے اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ حکومت پھر ان مختلف مفاداتی گروہوں کے دباؤ کا توازن قائم رکھتی ہے اور اس کے مطابق حکومت کے فیصلوں پر اثر ڈالنے کے لیے اکثر اوقات سماجی ادارے اور گروہی ماہرین کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ یہ بااثر لوگوں کے ساتھ مل کر قانون کا استعمال کرتے ہیں اور اپنی حکمت عملی کو استعمال کرتے ہوئے وہ حکومتی فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

جمہوری اور تکثریت پسند معاشروں میں سماجی گروپ اور ادارے کے قیام اور ترقی کو حکومت پسند کرتی ہے کیونکہ یہ ادارے ان کے لیے اطلاعات اور علم کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس علم اور اطلاعات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت اس طرح کی پالیسیاں بناتی ہے جو لوگوں کی خواہشات کے عین مطابق ہوتی ہے۔ آپ کا سب سے بنیادی آئینی اور انسانی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ آپ آزادی سے گروہ اور ادارے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر بنا سکیں۔ پاکستان میں سماجی معاشرتی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں انہیں غیر ریاستی اداروں (این جی او) کا نام دیا جاتا ہے۔ اکثر یہ تنظیمیں عوامی خدمت کے لیے اچھے کام کرتی ہیں تاہم اکثر اوقات ان پر تنقید بھی ہوتی ہے کہ اصل مقاصد کو بھول جاتی ہیں اور اس کے علاوہ باہر کے ممالک/تنظیموں سے پیسے لیتی ہیں۔

عملی مشق

ایک سماجی تنظیم کو چنیں جو آپ کے مفادات کی ترجمانی کر سکے۔

- اس جماعت میں بحیثیت رضا کار گھنٹوں یا مہینوں کی مناسبت سے وقت دیں، تنظیم کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔
- اپنے اور دوسرے ارکان کے کام کو ریکارڈ کریں۔ یہ ریکارڈ ایک مختصر فلم، تصویر یا رپورٹ کی صورت میں ہو۔
- جو کچھ آپ نے سیکھا اسے اپنے دوستوں کے سامنے پیش کریں۔
- ایک جماعت کی صورت میں پاکستانی معاشرے میں سماجی معاشرے کے کردار اور ذمہ داریوں کی شناخت کیجیے۔

سیاسی جماعتیں

ایک سیاسی جماعت، لوگوں کا ایک ایسا گروہ جن کا ایک مشترکہ نظریہ ہوتا ہے۔ ہر سیاسی جماعت اپنے کارکنان (یا جو ان کے نظریات سے متفق ہو) میں سے ایسے امیدواروں کا انتخاب کرتی ہے جو الیکشن میں حکومتی طاقت کے حصول کے لیے حصہ لیں۔

ایک سیاسی جماعت کے کئی افعال ہوتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

- نمائندگی ووٹرز کے خیالات کی نمائندگی اور وضاحت
- بھرتی اور اعلیٰ درجے کی تشکیل: سیاست کے میدان میں عوام کو بھرتی کر کے تربیت فراہم کرنا، انہیں علم مہارت، اور تجربہ سے لیس کرنا کہ وہ مستقبل کے ڈھانچے کی مضبوطی کا سبب بنیں یہ افراد سیاسی زعماء ہوں گے۔
- مقاصد کی تشکیل: ان کے نظریات اور حکومت کرنے کے منصوبے عوام کو موقع دیتے ہیں کہ وہ حقیقت پسندانہ اور قابل حصول مقاصد کا تعین کریں۔
- تشکیل اور اجتماع مفادات معاشرے کے اندر مختلف گروہوں کے حوالے سے ان کی تشکیل اور ان کے درمیان توازن کا برقرار رکھنا۔ (کاروبار، محنت، مذہب اور نسلی گروہ)
- سماجی میل جول اور حرکت پذیری عوام کی حوصلہ افزائی کرنا کہ وہ سیاسی عمل میں حصہ لیں اس مقصد کے لیے عوامی آگہی کے لیے مختلف مہمیں چلانا۔
- حکومت کی تشکیل میں مدد دینا، توازن اور تسلسل مہیا کرنا، اتحاد اور معاملات کو فروغ دینا، حکومتی اقدامات اور مختلف اداروں کے درمیان تعاون کو فروغ دینا۔

عملی طور پر سیاسی نظام، سیاسی پارٹیوں کے درمیان ایک پیچیدہ اندرونی تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرتا ہے۔ سیاسی نظام اور ڈھانچہ معاشرے میں طاقت کی تقسیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ طاقت کسی ایک فاتح پارٹی کے ہاتھ میں بھی مجتمع ہو سکتی ہے اور اسے مختلف پارٹیوں کے درمیان تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کی مضبوطی اور استحکام کا انحصار اس بات پر ہے کہ ملک میں جماعتی نظام کیا ہے اور یہ ووٹرز کو کتنی طاقت اور چناؤ کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مشترک جماعتی نظام یہ ہیں:

- یک پارٹی نظام میں طاقت پر ایک پارٹی کا غلبہ ہوتا ہے جبکہ دوسری پارٹیوں کو اس سے بے دخل رکھا جاتا ہے اور پارٹی مستقل طور پر حکومت میں رہتی ہے۔
- دو پارٹی نظام میں حکومت کے پاس زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ اس میں پارٹیوں کے درمیان نمائندوں کی طاقت کا تبادلہ ہوتا ہے۔
- کثیر پارٹی نظام، اندرونی طور پر توازن اور نگرانی کا حکومتی نظام قائم کر لیتی ہے اور حکومتی ٹکراؤ کے سبب تمام پارٹیوں کے درمیان طاقت کی تقسیم ہوتی ہے۔

مختلف سیاسی جماعتیں، سیاستدانوں اور سماجی تحریکوں کے مختلف نظریاتی خیالات ہوتے ہیں، ایک سیاسی منظرنامہ ان خیالات اور نظریات کو بیان کرتا ہے۔

دائیں بازو	درمیانی	بائیں بازو
روایت ضروری ہے تبدیلی کے ساتھ احتیاط سے کام لیا جائے	روایت ضروری ہے لیکن اگر زیادہ تر لوگ تبدیلی چاہیں تو اس کی مدد کریں	تبدیلی کی حمایت کرنا تاکہ عوام کی حالت تبدیل ہو سکے
حکومت کا کردار کم ہونا چاہیے نجی کاروبار کے ذرائع یقینی بنائے جائیں تاکہ لوگوں کی ضروریات پوری ہوں	حکومت کو محدود کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ شہریوں کی زندگی کو بہتر کیا جا سکے	سماجی سہولیات مہیا کرنے میں حکومت کو بڑے پیمانے پر کام کرنا چاہیں
روایات اور معاشرے کے تحفظ کے لیے امن و امان پر توجہ دیں	امن و امان، لوگوں کے حقوق کی حفاظت اور حوصلہ افزائی کے لیے ضروری ہے	شہریوں کے حقوق کو برابری اور انصاف سے تحفظ دینے کے لیے امن و امان ضروری ہے

[Evans, M. et al. (2000). Citizenship Issues and Actions. Toronto: Prentice Hall (p. 127).]

انتخابات میں حصہ لینے والے بیشتر امیدواروں کا تعلق کسی نہ کسی سیاسی جماعت سے ہوتا ہے اس لیے منتخب نمائندے نہ صرف اپنے حلقے کو جواب دہ ہوتے ہیں بلکہ انہیں اپنی سیاسی جماعت کا بھی وفادار رہنا پڑتا ہے، پارٹی اپنے منتخب نمائندوں سے امید رکھتی ہے کہ وہ ان کے مقاصد اور اقدامات کی حمایت کریں گے۔

مشق مندرجہ ذیل نکات پر گفت و شنید کریں اور اپنے نقطہ نظر کو مختصراً بیان کریں۔

- عالمی سطح پر سیاسی جماعتوں کی ممبر سازی کم ہو رہی ہے۔ آپ کے خیال میں کونسا طریقہ کار استعمال کیا جائے جس کی مدد سے سیاسی جماعتوں کا تجزیہ کیا جا سکے۔
- کن طریقوں سے اور کس حد تک پاکستان میں سیاسی جماعتیں جمہوریت کو فروغ دے رہی ہیں۔

ذرائع ابلاغ

جمہوریت میں معلومات کی چھان بین نہایت ضروری ہے جس سے شہریوں کو آگاہی ملتی ہے اور وہ پرشعور فیصلے کرنے اور انہیں جانچنے کی سہولت پاتے ہیں۔ اس کے ساتھ شہری اپنے منتخب نمائندوں اور حکومت کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا وہ لوگوں کی خواہشات اور مفاد عامہ کے لیے کام کر رہے ہیں جنہیں اس مقصد کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

جمہوری معاشروں میں تین حکومتی طاقتور ستونوں، عدلیہ، انتظامیہ اور مقنّنہ کے بعد چوتھا ستون ذرائع ابلاغ' کو تصور کیا جاتا ہے۔ 'میڈیا' کے پاس یہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں کو باخبر رکھے، اظہار رائے کی آزادی کو ترقی دے مختلف آراء (بشمول حکومت پر تنقید) کو آگے لائے اور عوامی آراء کو تشکیل دے۔ جس سے سیاسی فیصلہ سازی کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔

میڈیا کے اس اہم کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ یہ آزاد اور مکمل طور پر خود مختار ہو، تاکہ یہ درست اطلاعات عوام تک پہنچائے۔ اسی بنیاد پر عوام اپنی آراء اور خواہشات کا اظہار کرتے ہیں جنہیں میڈیا حکومت تک پہنچاتا ہے اس طرح حکومت عوامی آراء اور خدشات کو براہ راست موثر انداز سے جانتی ہے اور حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کبھی کبھار 'میڈیا' حقائق کو پس منظر سے الگ کرکے بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے جس کی وجہ سے استحصال اور بدیانتی کا اثر اس میں آجاتا ہے یوں منتخب اداروں جیسے قومی اسمبلی کا کردار کمزور ہو جاتا ہے۔ اضافی طور پر ایک آزاد اور خود مختار میڈیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے کس طرح کی معلومات میڈیا کے ذریعے لوگوں کو ملنی چاہیے اس کا فیصلہ اکثر حکومت، میڈیا مالکان اور کاروباری حضرات کرتے ہیں مذکورہ ادارے پیش کردہ خبروں کی پالیسی کے مطابق اشاعت کرتے ہیں۔ یہ نیوز مینجمنٹ یا پولیٹیکل مارکیٹنگ یا اسپن کہلاتا ہے۔

> 'اسپن' معلومات کی پیشکش کا نام ہے جو مطلوبہ خبر کا استخراج یا سچائی کی کفایت ہے یہ عام طور سے کسی خاص پہلو یا متنازع فیہ مسئلے کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اسے ایک خاص طریقے سے واضح کرے یا اسے کم حامل بنا کر پیش کرے۔

مطلق العنان حکومتیں عوامی آراء کو حمایت میں لانے کے لیے میڈیا پر کنٹرول رکھتی ہیں۔ صحافتی دنیا کی بڑی شخصیات اور کاروباری لوگ معلومات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں تاکہ عوامی آراء کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سیاسی اور نظریاتی مقاصد اور مفادات کو حاصل کر سکیں۔ اکثر اوقات حکومت پرائیوٹ میڈیا کو کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ کہیں اس دوران ہمدردانہ خبر نگاری کے لیے' گاجر اور ڈنڈے' کی پالیسی پر عمل کرتی ہے جس میں حکومت کے حق میں لکھنے پر فوائد اور خلاف لکھنے پر سزا ملتی ہے۔ پاکستان میں میڈیا کی آزادی کی جدوجہد کے نتیجے میں ۲۰۰۲ء کا انفارمیشن آرڈیننس پاس کیا گیا ہے۔ تاہم آزاد اور ذمہ دار میڈیا کو یقینی بنانے کے لیے اس قانون کے نافذ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا تجزیہ کرنا بھی ضروری ہے۔

آزاد انتخابات کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایک باخبر شہریت کی نشو و نما کی جائے۔ میڈیا صرف عوام کو معلومات ہی فراہم نہیں کرتا بلکہ انہیں باشعور بھی بناتا ہے۔ انتخابات سے قبل میڈیا عوام کو باشعور بنانے کے لیے انتخابی نظام، انتخابی قوانین اور ووٹ ڈالنے کے مراحل سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے ذریعے عوامی دلچسپی کے

معاملات، ہرامیدواروں کے متعلق معلومات، اور مفادعامہ کے مسائل سے متعلق ان کے نظریات وخیالات بھی مہیا کرتا ہے۔ مہیا کردہ معلومات قابل بھروسا، غیر جانب دار اور متوازن ہونی چاہیے تاکہ ووٹ دینے کے حوالے سے شہری ایک مضبوط فیصلہ کرسکیں۔ الیکشن کے دوران میڈیا، ووٹرز کو بتا سکتا ہے کی انتخابی عمل آزاد اور شفاف تھا یانہیں۔ جمہوریت میں شہریوں اور ذرائع ابلاغ کے لیے دو آلات ضروری ہیں۔ ا۔ معلومات اکھٹی کر کے ان کا تجزیہ کرنا، ۲۔ تنقیدی سوچ، جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

آلہ نمبر ا معلومات اکھٹا کر کے ان کی کاٹ چھانٹ کرنا

ایک جمہوری شہری کی بنیادی صلاحیت میں سے ایک اہم صلاحیت یہ ہے کہ وہ معلومات مختلف ذرائع سے حاصل کر کے اس کے مطالب کی تشریح کرے، معلومات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترتیب اور تدوین شدہ معلومات کی بنیاد پر فیصلے کرے۔ معلومات اکھٹا کرنے اور ان کی کاٹ چھانٹ کے مندرجہ ذیل مراحل ہیں۔

سوال/سوالات کی ترتیب

پہلا مرحلہ سوال/سوالات کا تعین ہے جو آپ کسی واقعہ/مسئلہ یا متنازعہ فیہ مسئلہ کے حل کرنے کے بارے میں جاننا چاہتے ہوں۔ آپ کا سوال اس طرح ہونا چاہیے۔ ہم پاکستان میں کس طریقہء کار کے تحت آزادانہ، شفاف اور منصفانہ انتخابات کرائیں۔

معلومات کے منبع کا تعین

آپ کا سوال انتخابات کے متعلق ہے اس لیے اس کا بہترین ذرائع یہ ہیں:

- انتخابات کے ماہرین (الیکشن کمیشن کا عملہ، آئینی وکلاء)
- جمہوری انتخابات پر لکھی گئی کتب
- اخباری خبریں
- انتخابی مبصرین کی رپورٹ اور تجزیے

معلومات حاصل کریں

کیا آپ نے متعلقہ ذریعہ معلومات تک رسائی حاصل کرلی ہے۔ اب آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ معلومات کیسے اکھٹی کریں گے اس کے لیے درج ذیل طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

- متعلقہ افراد، ماہرین، عام لوگ اور طے شدہ گروپ سے انٹرویو
- کتابیں، رسالے، اخبارات اور کمپیوٹر
- لوگوں کے رویے اور واقعات کا مشاہدہ کر کے، تصویری اشکال اور الیکشن کی تشہری مہم کے اشتہارات اور ذرائع ابلاغ کی معلومات

معلومات کو اکھٹا کرنے کے لیے نقشہ معلومات کا استعمال

آپ اپنی معلومات کو محفوظ کرنے کے لیے نقشہ کا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

- وقت کا نقشہ آپ وقت اور تاریخ کے حساب سے کسی مسئلہ اور واقعہ کو محفوظ کرسکتے ہیں، مثال کے طور پر الیکشن کے مرحلہ کی مرحلہ وار ترقی۔
- مچھلی نما نقشہ کسی بھی مسئلہ اور واقعہ کی دو حالتوں کو سامنے رکھیں، مثال کے طور پر الیکشن کے عمل کی مختلف تشریحات اور آراء۔
- وین اشکال نظریہ/افکار اور خصوصیات کا موازنہ کیجیے مثلاً حقیقی انتخابی طریقہء کار کے مقابل خیال طریقہء کار۔

- مکڑی نقشہا ہم خیالات ،نظریات اور دلائل کی نشاندہی کریں ،اس کے ساتھ ثبوت مہیا کریں مثلاً حقیقی الیکشن کے عمل کے بارے میں دلائل۔
- کہانی انگیز انداز سوالات کے جوابات کو مختصراً بیان کریں کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے کا جواب دیں۔ مثلاً سیاسی پارٹی کی مہم۔

مختصر انداز سے آپ اپنی معلومات کو تحریر کریں، نشانات اور مختصر ناموں کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کو نقطہ کا نشان دے کر بیان کریں

لفظ	تحصیرات/ تصاویر/ نشانات
سوال	؟
خدشہ	☆
اہم	*

معلومات کی تشریح

مختلف ذرائع سے حاصل کردہ کو محفوظ کرنے کے بعد آپ ان معلومات کی تنقیدی سوچ کی صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے اس تشریح کیجیے۔اب یہ ضروری ہے کہ آپ تجزیہ کریں کہ کب آپ نے اپنے سوالوں کے جواب، جو کسی خاص مسئلہ، واقعہ یا متنازع فیہ مسئلہ کے بارے میں تھا، حاصل کرلیا ہے۔اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ آپ حاصل شدہ معلومات سے کوئی معنی خیز نتیجہ نکال سکتے ہیں مندرجہ ذیل سوالات کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کا تجزیہ اور اختصار کیجیے۔

- کیا حاصل شدہ معلومات کا تعلق میرے سوال سے ہے؟
- معین معلومات کیسے اکھٹی کی گئی ہیں اور میرے سوال کا مدلل اور مکمل جواب کے حصول کے لیے مزید کیا معلومات درکار ہیں۔
- کیا میرے پاس حقائق ،اعداد و شمار، آراء، فیصلے اور دلائل ہیں؟ میں کس طرح سے رائے اور حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک متوازن جواب حاصل کر سکتا ہوں۔
- میری حاصل کردہ معلومات میں کس طرح کے انداز موجود ہیں؟ میں نے کیسے حقائق اور آراء کو اکھٹا کیا ہے۔کیا وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں؟ میں کس طرح کے خیالات کا مجموعہ بنا سکتا ہوں؟ یا کیا میں مختلف بیانات کا مختلف ذرائع سے تقابلی لے سکتا ہوں۔
- کیا میری معلومات کے مختلف حصے ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا یہ درست ہیں یا صرف مختلف سطحی آراء ہیں؟ کیا میری معلومات میں کوئی اور خامیاں ہیں؟

نتائج اخذ کریں

حاصل کردہ معلومات سے نتائج اخذ کیجیے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ نتائج کو حقائق اور بیانات سے مدد حاصل ہو رہی ہے۔

آلہ نمبر۲: تنقیدی سوچ

کسی صورتحال میں ایک مناسب رویہ اور عمل کے فیصلے کے نتیجے کو تنقیدی سوچ کہا جاتا ہے۔ ایسی کئی صورتحال ہوتی ہیں جن میں تنقیدی سوچ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے مسئلہ سلجھانا، فیصلہ کرنا، مسئلہ کا تجزیہ کرنا، جانچ پڑتال، حتی کہ، لکھنا، کسی کو سننا یا خود بولنا۔ تاہم ان تمام مراحل میں حصہ لینے کو ہم تنقیدی سوچ نہیں کہہ سکتے۔ تنقیدی سوچ ایک مشق نہیں بلکہ یہ ایک خاصیت ہے۔ تنقیدی سوچ، علمی وسائل کو ایک مناسب انداز سے استعمال کرتے ہوئے کسی خاص صورتحال کو عقلمندانہ انداز سے حل کرنے کو کہتے ہیں علمی وسائل سے مراد سابقہ معلومات، فیصلہ کرنے کا معیار، تنقیدی سوچ کا ذخیرہ، حکمت عملی اور دماغی عادات ہیں۔

- سابقہ معلومات کسی موضوع پر سوچ بچار اور بہترین فیصلہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ کے پاس اس کے بارے میں مختلف ذرائع سے حاصل کردہ گزشتہ معلومات ہونی چاہیے۔
- فیصلہ کرنے کا معیار اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ کو فیصلہ کرنے کے لیے ایک مناسب معیار کا انتخاب کرنا چاہیے۔ ایسے معیار کار میں درستگی، با اعتماد علمی ربط، پروزن شہادت، واضح، اختصاریت اور ربط ہونا چاہیے۔ اس معیار کے تحت اپنے اور دوسروں کے کئے گئے اعمال کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔
- تنقیدی سوچ کے الفاظ (لغت) آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ مختلف مسائل کے درمیان تفریق کرنے کے لیے آپ کو الفاظ اور چند نظریات جو تنقیدی سوچ کے حوالے سے اہم ہیں، سے واقفیت ضروری ہے۔
- سوچنے کی حکمت عملی وہ حکمت عملیاں جو سوچنے کے عمل کے دوران مدد دے سکتی ہیں، ان میں کسی مسئلے کے حق اور خلاف وجوہات کی فہرست مرتب کرنا، مسئلہ کے ساتھ محو گفتگو ہونا، تشبیہات، تصاویر اور اشکال بنانا تا کہ مسئلہ کو آسان فہم بنایا جاسکے، اس کے علاوہ نقشوں کی مدد سے معلومات پیش کرنا۔
- دماغی عادات دماغی کھلا پن، تحقیقی رویہ، علمی اخلاقیات اور معیار کی تکریم وہ ذہنی عادتیں جو تنقیدی سوچ کی ترقی کے لیے طریقہ کار اور حکمت عملی کے لیے ضروری ہیں۔

عملی مشق

کوئی بھی مسئلہ یا واقعہ چنیں۔ جو پاکستان میں جمہوریت سے منسلک ہو، مختلف ذرائع یعنی اخبار یا ٹی وی یا غیر ملکی نیوز ایجنسی (متعلقہ خبر کی مناسبت سے) معلومات اکٹھی کیجیے۔ مندرجہ ذیل طریقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے معلومات کو پڑھیں اور پرکھیں، اپنا تجزیہ مندرجہ ذیل نقشہ سے کیجیے۔

(معیار) ذرائع	اخباری مضمون	ٹی وی سے حاصل کردہ معلومات	آن لائن خبریں
معلومات کا مقصد کیا ہے؟ یہ معلومات کون دے رہا ہے مرتب کے نظریاتی اور سیاسی نظریات کیا ہیں؟			
کیا نظریات دلائل/دعوے کے مطابق ہیں؟ حق میں یا اس کے خلاف کیا نظریات پیش کیے گئے ہیں؟			
کس ثبوت کی بنیاد پر دعویٰ کیا جار ہا ہے؟ یہ ثبوت کہاں سے حاصل ہوئے اور کس نے مہیا کیے؟ کیا دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت کافی ہے؟			
کیا حقائق اور آراء کو واضح کیا گیا ہے؟ کیا اس میں کوئی تبدیلی/خرابی یا کمی کی گئی ہے؟ کس کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے؟ کیا مختلف آراء کو شامل کیا گیا ہے؟			
کیا مرتب کے خیالات، مقاصد اور نتائج واضح ہیں؟ کیا اس کی مضمرات واضح ہیں؟			
ہر ذریعہ سے پیش کردہ معلومات میں کونسی باتیں مشترک/غیر مشترک ہیں؟			

معلومات کے حوالے سے نتائج اخذ کیجیے، غیر ضروری طور پر اس بات سے متاثر نہ ہوں کہ دوسرے کیا کہتے ہیں یہ فیصلہ کیجیے کہ آپ کیا سوچتے ہیں اور کیوں۔ اپنی سوچ اور نظریہ کا دفاع مضبوط اور مدلل دلائل سے کیجیے۔

5۔ فعال شہریت

ایک مضبوط جمہوری معاشرے کے لیے باعلم، فعال اور ذمہ دار شہریوں کا سیاسی عمل میں حصہ لینا ضروری ہے۔ اب جبکہ آپ کے پاس جمہوری شہریت کے حوالے سے معلومات اور سمجھ بوجھ ہے اور آپ کے پاس چند صلاحیتیں اور اختیارات بھی ہیں اب آپ کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ آنے والے انتخابات میں ایک آگاہ اور ذمہ دار شہری کی حیثیت سے ووٹ کیسے ڈالنا ہے الیکشن میں حصہ کیسے لینا ہے اور سماجی تنظیموں میں حصہ لے کر ایک آزاد انتخابی مبصر (مشاہدہ کار) کیسے بننا ہے۔

ووٹر بننا (کون، کیوں اور کیسے)

جمہوریت میں عوام کا متنازع فیصلہ مسائل کے حوالے سے فیصلہ سازی میں شرکت کرنا بہت اہم ہے جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ووٹنگ ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ووٹر، حکومت میں اپنے نمائندوں کا تقرر کرتا ہے آزادانہ اور شفاف انتخابات لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ خود میں سے ان نمائندوں کو منتخب کریں جو بعد میں حکومت بنائیں گے۔

ووٹ کیوں دیں

- منتخب شدہ لوگ حکومت بناتے ہیں اور تعلیم، صحت، ٹیکس جیسے اہم معاملات جو آپ کے لیے اہم ہیں سے متعلق فیصلے کرتے ہیں۔ یہ فیصلے مستقبل اور حال میں آپ پر اثر انداز ہوں گے جس میں کئی مضمرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ووٹ دینا آپ کو ایک موقع دیتا ہے کہ آپ ان لوگوں کو چنیں جو ان فیصلوں کو بہتر انداز سے کرسکیں۔ آپ کا ووٹ ان تمام فیصلوں میں آپ کی شرکت کو ظاہر کرتا ہے یہ فیصلے زیادہ قانونی اور قابل قبول ہوتے ہیں اگر یہ ایک ایسی حکومت بنائے جو آزادانہ اور شفاف انتخابات میں ووٹ کے ذریعے، جس میں لوگوں کی اکثریت نے حصہ لیا ہو معرض وجود میں آئی ہو۔ چند ممالک میں جہاں ووٹ ڈالنا اہم اور لازمی ہے ووٹنگ اس قدر اہم سمجھی جاتی ہے کہ جو شہری ووٹ نہیں ڈالتے ان پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

- متنازع مسائل اور مشکلات مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہماری زندگی کے معیار پر اثر ڈالتے ہیں۔ وہ نمائندے جو انتخابات میں حصہ لیتے ہیں وہ ان معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ ووٹنگ کے ذریعے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ مسائل کیسے حل کیے جانے ہیں، اس طرح آپ معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔

- انتخابی عمل کے دوران ووٹر اور نمائندے کے ذریعے ایک تعلق قائم ہوجاتا ہے۔ منتخب نمائندے اپنے ووٹرز کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر وہ اپنے ووٹرز کے اعتماد پر پورے نہ اتر سکیں تو امکان ہے کہ انہیں دوبارہ منتخب نہیں کیا جائے گا۔ آپ کا ووٹ لوگوں کو طاقت دیتا ہے لیکن یہ طاقت ان سے اس وقت چھن جاتی ہے جب آپ اسے لوگوں کی بہتری کے لیے استعمال نہیں کرتے ہیں۔

حالانکہ آپ کے پاس صرف ایک ووٹ ہے۔ تاہم یہ بلواسطہ اور بلاواسطہ الیکشن کے عمل میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے

بلواسطہ/ بلاواسطہ	نشستوں کی تعداد	نشست کا انتخابی تعلق	انتخابات کی اقسام	انتخابات کے سطح
بلاواسطہ (براہ راست)	1	قومی اسمبلی کا حلقہء انتخاب جہاں سے آپ کا تعلق ہے	عام/ضمنی انتخابات ایک انتخابی حلقے میں جہاں سیٹ خالی ہوئی (کسی بھی وجہ سے)	قومی اسمبلی
بلواسطہ	60	عورتوں کی محفوظ نشستیں	مخصوص انتخابات	قومی اسمبلی
بلواسطہ	10	اقلیتوں کی محفوظ نشستیں	مخصوص انتخابات	قومی اسمبلی
بلاواسطہ	1	صوبائی اسمبلی کا حلقہء کا انتخاب جہاں سے آپ کا تعلق ہے	عام/ضمنی انتخابات	صوبائی اسمبلی
بلواسطہ	128	عورتوں کی محفوظ نشستیں	مخصوص انتخابات	صوبائی اسمبلی
بلواسطہ	23	اقلیتوں کی محفوظ نشستیں	مخصوص انتخابات	صوبائی اسمبلی
بلواسطہ	100	وفاقی دارالحکومت/ قبائلی علاقہ جات اور صوبوں کی مخصوص نشستیں	مخصوص مدت کے انتخابات	سینیٹ
بلواسطہ	1	سینیٹ، قومی اور صوبائی اسمبلیوں (چاروں صوبوں) کے ارکان کے ووٹ	مخصوص مدت کے انتخابات	صدر کا انتخاب
بلاواسطہ		ملکی متنازع فیہ مسئلہ	ریفرنڈم	ریفرنڈم

براہ راست ڈالے جانے والے ووٹوں کی گنتی کی جاتی ہے۔ اس گنتی کا کسی بھی الیکشن کے نتائج سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ تاہم اگر کسی جگہ براہ راست ووٹنگ کے انعقاد کی بجائے آپ کو ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندے کا انتخاب کرنا ہو تو آپ کے ووٹ کی قدر و قیمت کہیں بڑھ جاتی ہے۔ آیئے اس سلسلے میں ایک صوبائی حلقے میں 2002ء کی ووٹنگ کی مثال لیتے ہیں۔ اس علاقے میں رجسٹرڈ ووٹروں کی تعداد 101,443 تھی جبکہ ڈالے جانے والے ووٹوں کی تعداد 47,682 تھی۔ درست پائے جانے والے ووٹوں کی تعداد 45,846 تھی جبکہ 1,836 ووٹ مسترد کر دیئے گئے۔ اس طرح رائے دہندگی کا تناسب 47 فیصد رہا۔ انتخاب میں پانچ امیدواروں نے حصہ لیا اور مندرجہ ذیل تعداد میں ووٹ حاصل کیے۔

پہلا امیدوار	دوسرا امیدوار	تیسرا امیدوار	چوتھا امیدوار	پانچواں امیدوار
14,470	156	21	31015	185

اس حلقے سے چوتھی امیدوار محترمہ نجمہ کو رکن صوبائی اسمبلی قرار دیا گیا۔ ان کے حاصل کردہ ووٹوں کا تناسب 1/31015 یا 0003 رہا۔ جب وہ کسی مسئلہ پر اپنی رائے دیں گی تو اس میں ان کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے بقدر ان کے ووٹروں کی قوت شامل ہوگی۔

ووٹ ڈالنے کا اہل کون ہے؟

تمام پاکستانی شہری جن کی عمر اس سال کی یکم جنوری کو جس سال انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا گیا ہو، کم از کم اٹھارہ سال ہو، وہ اپنے حلقے کے رہائشی ہوں اور ان کا نام انتخابی فہرستوں میں درج ہو، ووٹ دے سکتے ہیں۔

ووٹر کیسے بنا جائے؟

آپ انتخابی فہرستوں میں اپنا نام درج کروا کر ووٹر بن سکتے ہیں۔ انتخابی فہرست میں اپنا نام درج کروانے کیلئے آپ کو اپنی شناخت کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ اس کیلئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا قومی شناختی کارڈ پیش کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ماضی میں حق رائے دہی صرف ان لوگوں تک محدود تھا جو صاحب جائیداد ہوں، تعلیم یافتہ ہوں یا کسی خاص صنف یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ آج سوائے عمر کی حد کے یہ تمام پابندیاں ختم کردی گئیں ہیں۔ بہت سے لوگ اہل ہونے کے باوجود اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں کرتے۔ اس لئے آسٹریلیا، بلجیم اور اٹلی جیسے کئی ممالک میں ووٹ ڈالنا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کیسے حاصل کیا جائے

۱۔ نادرا (شناختی کارڈ آفس) سے درخواست فارم حاصل کریں۔ اگر آپ شہر میں رہتے ہوں تو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس یا (نادرا) رجسٹریشن آفس سے اور اگر دیہاتی علاقے میں رہتے ہیں تو نادرا کے سوئفٹ رجسٹریشن آفس جا کر یا نادرا کی متحرک گاڑیوں سے فارم حاصل کریں۔

۲۔ فارم کو پر کیجئے۔

۳۔ درخواست نادرا کے دفتر میں پر شدہ فارم سمیت مندرجہ ذیل دستاویزات کے ساتھ جمع کرائیں۔

الف۔ پیدائش کا سرٹیفکیٹ

ب۔ والدین کے شناختی کارڈ

ج۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ

د۔ بچوں کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ یا فارم (ب)

(نوٹ) اگر آپ کے پاس ان میں سے کوئی بھی دستاویز نہیں ہے تو اپنے کسی رشتہ دار یا گھرانے کے فرد کا قومی شناختی کارڈ نمبر کا اندراج کر سکتے ہیں۔

نادرا کے دفتر میں تمام معلومات کمپیوٹر میں داخل کردی جائیں گی اور آپ کی تصویر بمع انگلیوں کے نشانات لیے جائیں گے۔ معلوماتی فارم کی ایک کاپی آپ کو تصدیق کروانے کے لیے دی جائے گی۔ اس کاپی کو دھیان سے دیکھیں کہ اس میں کہیں کوئی غلطی نہ ہو۔ کمپیوٹرائزڈ درخواست فارم اور تمام دستاویزات آپ کو تصدیق کے لیے دیے جائیں گے۔

۴۔ یہ فارم کسی گزیٹیڈ آفیسر یا منتخب نمائندے کے پاس لے کر تصدیق کرائیں۔

۵۔ تصدیق شدہ فارم بمع مقررہ فیس (۷۵ روپے ۳۰ دن، اور ۱۵۰ روپے ۱۵ دن) نادرا کے دفتر یا جہاں سے حاصل کیا تھا جمع کرائیں وہاں سے آپ کو ایک ٹوکن ملے گا۔

۶۔ اگر آپ شہر میں رہتے ہیں تو بذریعہ ڈاک قومی شناختی کارڈ آپ کے گھر بھجوا دیا جائے گا۔ اگر آپ دیہات یا قصبے میں رہتے ہوں تو ٹوکن لے کر نادرا کے دفتر جائیں اور اپنا کارڈ حاصل کریں۔

(نوٹ) اگر آپ کا شناختی کارڈ گم ہوگیا ہو تو شناختی کارڈ نمبر کے ساتھ ۱۴۰ روپے جمع کرائیں۔ آپ کو دوسرا کارڈ جاری کر دیا جائے گا۔

اب آپ اپنا شناختی کارڈ حاصل کر چکے ہیں آپ کو اپنے نام کا اندراج انتخابی فہرست میں کرانا ہے۔

انتخابی فہرست (ووٹرز لسٹ) میں نام کیسے درج کرایا جائے

۱۔ شمار کنندہ اہل ووٹرز کی معلومات اکٹھی کرنے کے لیے ۲۰۰۶ء میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اہلکاروں نے ہر گھر پر دستک دی۔

۲۔ ۲۰۰۷ء میں انتخابی فہرستیں تیار ہو کر ہر ضلع/تحصیل کے الیکشن کمیشن آفس میں عوام الناس کے لیے آویزاں کر دی گئیں۔

۳۔ آپ پڑتال کریں کہ اس لسٹ میں آپ کے بارے میں درست معلومات ہیں اگر ایسا نہیں ہے یا آپ کا نام شامل نہیں تو درستگی یا اپنا نام شامل کرنے کے لیے درخواست دیں یاد رکھیں اس وقت نئے ووٹرز اپنے ناموں کا اندراج کروا سکتے ہیں۔

۴۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے جاری کردہ نئے انتخابات کے اعلامیہ سے قبل انتخابی فہرستوں میں ناموں کا اندراج کرنا بند کر دیا جاتا ہے۔

ایک انتخابی حلقہ/علاقہ کیا ہے؟

فہرستیں: انتخابی فہرستیں ایک انتخابی حلقہ کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہیں جہاں ووٹر رہتا ہے۔

(الف)۔ دیہی علاقوں میں

۱۔ ایک دیہہ یا شماریاتی حلقہ

(ب)۔ شہری علاقہ

۱۔ بلدیاتی یا شماریاتی حلقہ

۲۔ جہاں شماریاتی اور بلدیاتی حلقہ نہ ہو تو محلّہ یا معروف گلی

۳۔ جہاں شماریاتی/حلقہ/محلّہ/معروف گلی نہ ہو کسی بھی نام سے مشہور جگہ

(ج)۔ اسی طرح کے علاقے جن کا تعین چیف الیکشن کمشنر کرے۔

مندرجہ بالا شقیں ایشیاء فاونڈیشن ۲۰۰۷ء سے لی گئی ہیں۔

ایک باخبر ووٹر بننا

ایک باخبر ووٹر بننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس بات سے آگاہ ہوں کہ کون سی سیاسی جماعتیں انتخابات میں حصہ لیتی ہیں ہر سیاسی جماعت کا منشور کیا ہے۔ منشور آپ کو بتائے گا کہ پارٹی اس ضمن میں کیا اقدامات کرے گی، کس طرح کرے گی اور ان سب کی منصوبہ بندی کا مقصد کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو ایک امیدوار کا انتخاب کرنا ہوگا جس کے بارے میں آپ سمجھتے ہوں کہ وہ اس معاملے میں بہتر ہے کہ اہم معاملات وسائل پر شہریوں کی آواز کو بہتر انداز سے حکومت کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

پہلا مرحلہ: فیصلہ کیجیے کہ آپ امیدوار میں کیا خصوصیات دیکھنا چاہتے ہیں

امیدوار کا انتخاب کرتے وقت آپ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ کونسے درپیش مسائل ہیں جنہیں آپ اہمیت دیتے ہیں اور آپ اپنے نمائندے کو کس کردار میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ابتداًان مسائل کی فہرست بنائیے (انہیں حل کرنے کی خصوصیات کا تعین کیجیے)۔ یہ تمام معلومات خبروں اور انتخابات میں سامنے آسکتی ہیں۔ اس کے بعد ایک فہرست ان چیزوں کی بنائیے جو آپ کے لیے اہم ہیں۔ نقشہ نمبر ۷ میں مسائل اور قائدانہ خصوصیات/صلاحیتوں کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ جس پر آپ غور و خوص کر سکتے ہیں۔

قائدانہ خصوصیات/صلاحیتیں	مسائل
متعلقہ افراد سے رجوع	تعلیم
تجربہ	صحت
ایمانداری اور باکردار	خواتین کے حقوق
قائدانہ خصوصیات	روزگار
ذمہ داری اٹھانا	بچوں کے حقوق
مطمع نظر	امیر و غریب کا فرق
موثر گفتگو کرنے والا	ماحول
موثر فیصلہ کار	بڑھتی قیمتیں
عصر حاضر کے مسائل سے متعلق آگہی اور سمجھ بوجھ	دیگر ممالک سے تعلقات

(نقشہ نمبر ۷: ممکنہ مسائل اور قائدانہ خصوصیات/صلاحیتیں کی فہرست)

دوسرا مرحلہ: امیدوار کے لیے ذیل میں دیے گئے رپورٹ کارڈ کی مانند رپورٹ مرتب کریں۔ ہر امیدوار کو پیمانے کے مطابق پانچ نمبرز پر رکھیں جس میں ۱ نمبر انتہائی خراب کو ظاہر کرتا ہے جبکہ ۵ نمبر ایک بہتر صورتحال کو ظاہر کرے گا۔

امیدوار کا رپورٹ کارڈ					
مسائل	امیدواروں کے نام				
قائدانہ خصوصیات/صلاحیتیں					

تیسرا مرحلہ: کیا آپ نے اپنی مطلوبہ معاملات حاصل کرنے کی چھان بین کی ہے؟

- ہر سیاسی جماعت کے منشور کا تجزیہ کیجیے۔
- انتخابی مہم کے اشتہارات کو پرکھیے۔
- امیدوار اور انتخابی طریقہ کار سے متعلق اخبار پڑھیئے اور ریڈیو، ٹیلی ویژن پر تنقیدی انداز سے خبریں سنیئے۔
- اپنے دوستوں سے انتخابات کے حوالے سے بات چیت کریں۔

امیدواروں سے واقفیت کے دیگر طریقے

- آپ اپنے سکول میں ''امیدواروں سے بالمشافہ ملاقات'' پروگرام منعقد کریں یا کسی ایسے پروگرام میں شرکت کریں جس میں آپ کے حلقے کے تمام امیدواروں سے ان کے منتخب ہونے کی صورت میں ان کے منصوبوں پر روشنی ڈالنے کو کہا جائے۔
- امیدواروں کے متعلق مزید جاننے کیلئے آپ سیاسی جلسے جلوسوں اور دوسری تقریبات میں شرکت کریں۔

منشور کا جائزہ

کسی جماعت کا سیاسی منشور، آنے والے پانچ برسوں میں اس کے اصول، حکمت عملیاں اور مقاصد کا تعین کرتا ہے نیز پارٹی کا خاص معاملات کے حوالے سے نقطہ نظر، مخصوص مفادات رکھنے والے گروپس کے ساتھ تعلقات کا تذکرہ بھی ہوتا ہے۔ یہ مستقبل میں جماعت کے برسر اقتدار آنے کے بعد پالیسوں کا عندیہ بھی دیتا ہے سیاسیات کے ماہرین کے مطابق کسی سیاسی جماعت کے منشور کا تجزیہ کرنا اس لیے اہم ہے کہ جیتنے والی پارٹیوں کا منشور کے نکات کسی نہ کسی حوالے سے انتظامی حکم کے ذریعے، بجٹ کے ذرائع سے یا پھر حکمت عملیوں کے تحت قانون سازی کر کے اس پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ درج ذیل طریقہ کسی جماعت کے منشور کے تجزیے کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ نیچے دی یا ہوا نقشہ ہر جماعت کے منشور کے لیے ہے۔ منشور پڑھ کر پر کیجیے۔ یاد رکھیے سب سے زیادہ اہم عوام یا گروہی مفادات/ پر اثر افراد لاگو ہوں گے جو بتدریج کم سے کم ہوتے چلے جائیں گے۔

	عوام سے کیے گیے وعدے	پر اثر افراد/ مفاداتی گروہوں سے کیے گیے وعدے
اہم		
کچھ اہم		
معمولی		

جب آپ نقشہ کو مکمل کر لیں تو اسے خیال سے دیکھیں، اگر سیاسی پارٹیاں عوام کی طرف زیادہ رجحان رکھتی ہوں تو اوپری دائیں طرف کے خانے میں زیادہ اندراج ہونا چاہیے جبکہ اوپری سیدھے خانے تقریبا خالی ہونا چاہیے درمیانہ الٹے خانے میں زیادہ اندراج اور سیدھے خانے میں چند یا کوئی اندراج نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پارٹی کا رجحان پر اثر افراد/ مفاداتی گروہوں کی طرف زیادہ ہوگا تو اوپر والا سیدھا خانے اندراجات سے پر کیجیے۔ اوپر والا الٹا خانہ خالی ہونا چاہیے۔

انتخابی مشتہرات کا تجزیہ

شہریوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سیاسی اشتہارات، جو اخبارات اور ٹیلی ویژن پر دی جاتی ہیں ان میں سچ، جھوٹ اور دھوکہ دہی کے عنصر کو غور اور خیال سے دیکھیں۔ کسی بھی اشتہار کے دو خاص حصے ہوتے ہیں ایک اس کا خاکہ اور دوسرا مواد۔ آپ سیاسی اشتہارات کے مواد کا تجزیہ اخبارات پڑھ کر اور ٹیلی ویژن پروگرام دیکھ کر سکتے ہیں۔ یہ پروگرام عام طور پر تعمیری خاکہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو آپ کی آگاہی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ آپ کی رہنمائی کے لیے درج ذیل میں انتخابی اشتہارات اور تعمیراتی خاکہ ضمن میں تجزیہ کے لیے چند نکات دیے جاتے ہیں۔

دیومالائی خصوصیات

اکثر انتخابی اشتہارات میں امیدواروں کے ساتھ افسانوی خصوصیات جوڑ دی جاتی ہیں

امیدوار کا طرز خیال	دیومالائی خصوصیات	ادراکی تخیل
نجات دھندہ	زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو	وہ، جو آپ کو بچالے
بطل ہیرو	لوگ اسے چھونے کی کوشش کر رہے ہوں گے	آپ کو فخر اور حفاظت کا احساس ہو
عوام دوست	لوگوں سے ہاتھ ملائے	وہ ایک دوست ہے
ماں/ باپ	بچوں سے پیار کرے، بچوں کی بہتری کے قوانین کی پشت پناہی کرے	اس پر آپ اعتماد کر سکتے ہیں یہ آپ کا خیال رکھے گا

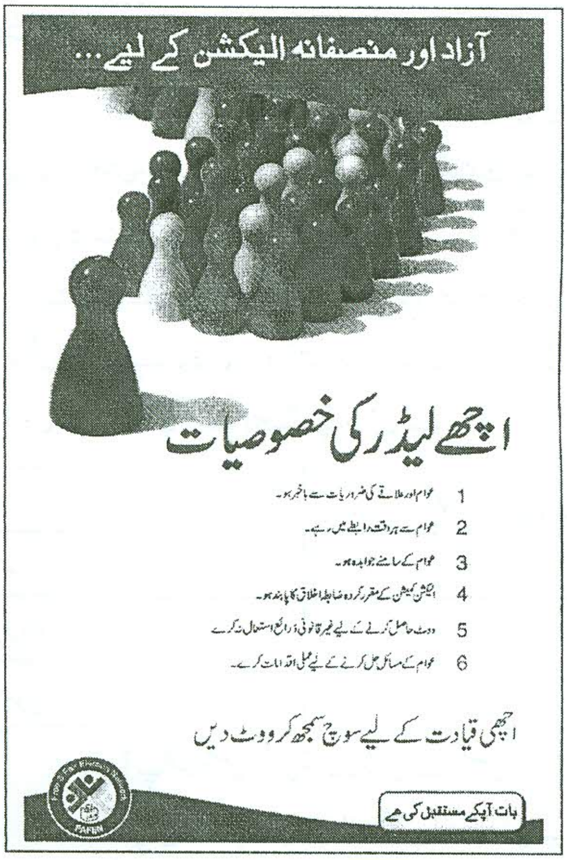

سہارا دینا

اس پس منظر میں ان مقاصد کو سہارا درکار ہوتا ہے۔بعض اوقات دیگر لوگ اسے سہارا دینے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

جذباتی باتیں کرتے چہرے

تشہیری اشتہاروں میں چہرے اوران پر موجود جذبات انتہائی خیال سے پیش کیے جاتے ہیں۔انتخابات میں اپنے مخالفین کے چہرے کو ایسے انداز سے دکھایا اور پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی کشش نظر نہ آئے۔عام طور پر چہرے کو پس منظر میں دکھایا جاتا ہے اور اس کے سامنے الفاظ لکھے ہوتے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں اس نے اچھے کام نہیں کیے ،ناظرین کے جذبات ابھارنے کے لیے چہرہ کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔

درخواست

تشہیری اشتہار چاہے وہ سیاسی ہو یا غیر سیاسی ان کے اندر درخواست کا عنصر موجود ہوتا ہے۔انشورنس کا اشتہار موت کا خوف ،سامان آرائش ذاتی انا اور نمائندہ کی مہم آپ کے اندر مثبت خدمت ،جیسے جذبہ حب الوطنی ،فخر کو ابھارنے یا خوف سے نجات دلانے والی باتیں جیسے جنگ اور بے روزگاری کا سدباب وغیرہ۔

پس منظر میں آوازیں اور موسیقی

موسیقی کی قسم اور آواز کا درجہ دونوں اہم ہیں۔مدھوش اور بے خود کرنے والا میوزک امیدوار اپنے اشتہار میں استعمال کرتے ہیں اور خوفزدہ کر دینے والی فلمی موسیقی مخالفین کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

فلم کی کاٹ چھانٹ اور کیمرہ کا استعمال

تصویر کو آہستہ کر کے دیکھانا ایک ایسا طریقہ ہے جو تصویر کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔رہنما کو قریب سے دکھانا بھی اس کی اہمیت کو بڑھاتا ہے اس طرح بڑائی اور سچائی کے جذبات پر زور دیا جاتا ہے۔امیدوار جب عوام سے مل رہا ہو اور اسے اوپر سے فلمایا جائے تو یہ منظر گرمجوشی اور تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔سیاہ اور سفید فلمیں عام طور پر عنوان کی مناسبت سے سنجیدہ ہوتی ہیں مگر بیشتر منفی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔

لباس

امیدوار کے لباس کا انتخاب بعض اوقات اس کی اہمیت کو بڑھاتا ہے مثلاً قیمتی لباس طاقت اور اختیار جبکہ عام لباس محنت کشی اور عام لوگوں سے ہمدردی کو ظاہر کرتے ہیں۔اقدامات (کیے گئے) کا بیان امیدوار اور اس کا مخالف کیا کر رہے ہیں انتخابات کی اشتہار بازی کا اہم حصہ ہے۔مثال کے طور پر جہاز سے اترنے کا منظر بین الاقوامی مہارت اور پورے ملک کے لیے خیال اور احتیاط کو ظاہر کرتا ہے۔کاغذات پر دستخط کرنا اہم معاملات کو حل کرنا دکھاتا ہے۔عام لوگوں سے ملنا اس کے مشہور ہونے اور لوگوں کی دیکھ بھال کو ظاہر کرتا ہے۔پر زور انداز سے بات کرنا طاقت اور بہتر خیالات کا مظہر ہے۔

بامعنی اور مخصوص الفاظ

وہ الفاظ ہیں، جو بڑے حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نعرے اور دعوے کی طرف توجہ دیجیے۔ یہ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو سادہ اور عام فہم ہوتے ہیں لیکن ناظرین کے لیے انتہائی اہم اور لاشعوری پیغام دیتے ہیں ایک بامعنی لفظ 'اقدار' امیدوار کو حق پرست اور بااخلاق ظاہر کرتا ہے حالانکہ اس کی وضاحت نہیں کی گئی نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ہمارا مخالف اقدار سے ناواقف ہے۔

تیسرا مرحلہ: امیدوار کا انتخاب

اب آپ کے پاس وہ تمام مطلوبہ معلومات موجود ہیں جن کی بناء پر آپ ایک باخبر چناؤ کر سکتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ: اپنے امیدوار کا پرچار کیجیے

اپنے امیدوار کا چناؤ کرنے کے بعد بیٹھ مت جائیے بلکہ اس کے بارے میں مزید پرچار کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ:

- اپنے دوستوں اور ہم شعبہ ارکان سے اپنے امیدوار کے متعلق بات چیت کیجیے۔
- اپنے امیدوار کی میٹنگ میں شرکت کر کے سخت سوالات پوچھیں اور جوابات سنیں۔
- اہم ملکی معاملات پر اخبارات کے مدیر کو خط لکھیں۔
- اچھی اشتہاری مہم کی تعریف کریں جبکہ غلط اشتہاری مہم پر تنقید کیجیے۔

دوسروں کو آگاہ کیجیے

- اپنے سکول یا کمیونٹی میں رائے دہندگان میں شعور پیدا کرنے کیلئے پوسٹر آویزاں کیجیے جن میں غیر جانبداری کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔
- اپنے سکول میں ووٹر ایجوکیشن میلہ یا کوئی دیگر تقریب منعقد کیجیے یا ان میں شرکت کیجیے اور اس کیلئے کسی غیر سرکاری تنظیم سے معاونت اور معلومات حاصل کیجیے۔
- اخبار کے ایڈیٹر یا اپنے سکول کے OpEd یا اپنے کمیونٹی اخبار کو انتخابات کے بارے میں پر مغز مراسلہ لکھیے۔

ووٹ ڈالنا

جہاں آپ کا ووٹ ہے، اس پولنگ اسٹیشن کا نام اور جگہ معلوم کیجیے۔ عام طور پر یہ جگہ کوئی سرکاری اسکول/ عمارت ہو سکتی ہے۔ اس کا حدود اربعہ معلوم کر کے فیصلہ کیجیے کہ آپ اپنے گھر سے پولنگ اسٹیشن کیسے جا سکتے ہیں۔ عام طور پر ایک گھرانے کے مرد اور عورت ایک ہی پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈال سکتے ہیں اس لیے پورے گھرانے کے افراد ووٹ ڈالنے کے لیے اکھٹے جا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ امیدوار کا ووٹرز کو نقل و حمل کے ذرائع مہیا کرنا، قانونی طور پر ممنوع ہے کیونکہ اس طرح ووٹر پر دباؤ ہوتا ہے کہ وہ ووٹ اپنی پسند کے بجائے اسے ڈالے جس نے اسے یہ سہولت فراہم کی ہے۔ پولنگ اسٹیشن پہنچ کر آپ دیکھیں گے کہ مختلف سیاسی جماعتوں نے اپنے ووٹرز کو رہنمائی مہیا کرنے کے لیے اپنے کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ جو عام طور پر پولنگ اسٹیشن سے چار سو میٹر دور لگے ہوتے ہیں ان کے پاس عام طور پر انتخابی ووٹرز کی انتخابی فہرستیں ہوتی ہیں جس کی مدد سے وہ ووٹر کو انتخابی فہرست میں ان کا ووٹ اور بوتھ نمبر بتا سکتے ہیں جہاں انہیں ووٹ ڈالنا ہوتا ہے۔

ڈاک کے ذریعے ووٹ

ایسے رائے دہندگان جو سرکاری ملازم، مسلح افواج کے ارکان اور ان کے افراد خانہ جو اپنے حلقے سے دور فرائض انجام دے رہے ہوں، ایسے افراد جو جیل میں قید ہوں یا عدالتی تحویل میں ہوں، پولنگ سٹاف اور پولیس سٹاف جو انتخابات کے دوران ڈیوٹی انجام دینے کی وجہ سے اپنا ووٹ ڈالنے سے قاصر ہوں، ڈاک کے ذریعے اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکتے ہیں۔

ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کیلئے آپ کو اپنے حلقے کے ریٹرننگ افسر کو درخواست لکھ کر ڈاک کے ذریعے بیلٹ پیپر منگوانا ہوگا۔ بیلٹ پیپر پر اپنے پسندیدہ امیدوار پر نشان لگا کر آپ کو بیلٹ پیپر ریٹرننگ افسر کو بھجوانا ہوگا جو ووٹوں کی گنتی کے دوران آپ کی طرف سے ڈالا گیا ووٹ بھی شامل کرے گا۔

پولنگ اسٹیشن میں عام طور پر دو یا اس سے زائد بوتھ ہو سکتے ہیں۔ ہر بوتھ اپنی جگہ ایک آزاد حصہ ہے۔قومی/صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے لیے پولنگ اسٹیشن پہ ایک پریزائیڈنگ آفیسر جس کے تحت تین دیگر افسران (اسسٹنٹ پولنگ آفیسرز) ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کو ایک بوتھ پر تعینات کیا جاتا ہے جب آپ پولنگ اسٹیشن میں داخل ہوں تو اپنی جنس کے مطابق بوتھ کے باہر قطار میں کھڑے ہو جائیں۔ اپنی باری آنے پر آپ کمرے یا ہال میں موجود پولنگ بوتھ کی طرف جائیں گے۔

ووٹر کی شناخت

پہلی میز پر بیٹھا ہوا پولنگ افسر آپ کو پکارے گا اور آپ کا قومی شناختی کارڈ چیک کر کے انتخابی ووٹر فہرست میں آپ کا نام دیکھے گا۔وہ آپ کا نام باآواز بلند پکارے گا تا کہ امیدواروں کے پولنگ ایجنٹ آپ کا نام سن لیں۔وہ پھر آپ کے نام کو نشان زد کر کے آپ کے الٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر مستقل سیاہی کا نشان لگائے گا۔یہ نشان بتائے گا کہ آپ اپنا ووٹ ڈال چکے ہیں اس کا مزید یہ بھی مطلب ہے کہ آپ ایک سے زائد مرتبہ ووٹ نہیں ڈال سکتے ہیں دھوکہ دہی کرنے والے اور اس شخص کے لیے بھی انتباہ ہے کہ وہ آپ کے نام کا ووٹ نہ ڈالے۔

قومی اسمبلی کے ووٹ کا اجراء

اس کے بعد آپ اسسٹنٹ پریزائیڈنگ آفیسر۔ا کے پاس جائیں گے جو آپ کو قومی اسمبلی کا ووٹ سبز رنگ کا پیپر دے گا، اس کے پاس سبز ووٹوں کی کاپی ہوگی، ہر ووٹ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک ڈالا جانے والا ووٹ، دوسرے اس کی ننھی پرت ڈالے جانے والے ووٹ (پرچی) پر تمام امیدواروں کے نام بمعہ انتخابی نشانات ہوں گے۔اس کی ننھی پرت خالی ہوگی جس پر اسسٹنٹ پریزائیڈنگ آفیسر۔ا، ووٹ کی تفصیلات مثلاً آپ کا نام، حلقہ نمبر، قومی شناختی کارڈ نمبر، جنس اور انتخابی فہرست میں درج سیریل نمبر تحریر کرے گا۔اسی پرت پر ووٹر اپنے انگوٹھے کا نشان بھی لگائے گا۔ بیلٹ پیپر موڑ کر آپ کو دیدیا جائے گا جبکہ ننھی پرت بیلٹ پیپر کی کتاب میں جڑی ہوگی (اے پی او۔ا) بیلٹ پیپر کی پشت پر سرکاری مہر لگا کر اپنے دستخط کرے گا پھر آپ کو دے دے گا۔آخر میں جب ووٹوں کی گنتی ہوگی (اے پی او) ہر پرت پر موجود سرکاری مہر اور دستخط کو چیک کر کیا انتخابی فہرست سے ترتیب ملائے گا۔گنتی شدہ ووٹ اور ننھی پرتوں پر موجود تعداد کا برابر ہونا ضروری ہے جو (اے پی او) نے مہیا کیے تھے ڈالے جانے والے ووٹ پر ایسی کوئی معلومات درج نہیں ہوتی تا کہ آپ کا نام خفیہ رکھا جا سکے لہذا آپ کا ووٹ خفیہ ہے۔

صوبائی اسمبلی کے ووٹ کا اجراء

اسسٹنٹ پریزائیڈنگ آفیسر۔۲، آپ کو صوبائی اسمبلی کا سفید ووٹ پیپر دے گا یہاں (اے پی او۔ا) جیسا طریقہ کار دہرایا جائے گا وہ آپ کو نو خانوں والی مہر دے گا۔جس کا نشان آپ اپنی پسند کے صوبائی اور قومی اسمبلی کے امیدوار کے نشان پر لگائیں گے۔

پوشیدہ حصے میں خفیہ ووٹنگ

آپ سرکاری مہر کے ساتھ پوشیدہ حصہ میں جائیں گے ہر ووٹر علیحدہ انتخابی پرچی میں میں موجود ناموں یا انتخابی نشانات میں سے کسی ایک نام/نشان پر مہر لگائے گا۔ اگر ایک بیلٹ پیپر پر دو نشانات لگا دیے گئے تو وہ ضائع ہو جائے گا اور گنتی میں شمار نہیں ہوگا۔ووٹ کو درست طریقے سے تہہ کرنا بھی ضروری ہے اس ضمن میں پہلے اوپر سے نیچے (عمودی) پھر درمیان میں سے افقی طور سے تہہ کریں۔

ووٹ کو ووٹ کے ڈبے میں ڈالنا

پوشیدہ حصے سے باہر آنے کے بعد تہہ شدہ سبز ووٹ کو سبز ووٹ بکس (قومی اسمبلی) اور سفید ووٹ کو سفید ڈبے (صوبائی اسمبلی) میں ڈال دیں۔

اگر آپ کا ووٹ پہلے ڈال دیا گیا ہو

انتخابی اسٹیشن پر پہنچتے آپ کو پتہ چلے کہ آپ کا ووٹ ڈال دیا گیا ہے تو انتخابی عملے کو اس سے آگاہ کریں۔ تصدیق کرنے کے بعد وہ آپ کو ووٹ کا پیپر دیں گے اور آپ اپنا ووٹ ڈالیں گے تاہم (اے پی او) آپ کا ووٹ ڈبے کے بجائے ایک الگ لفافے میں ڈالے گا، کسی اعتراض کی صورت میں آپ کا ووٹ شمار کیا جائے گا

وہ ووٹر جو سرکاری ملازم، مسلح افواج کے ملازم جو اپنے خاندانوں کے ہمراہ اپنے انتخابی حلقے سے باہر کہیں تعینات ہوں یا جو لوگ جیل میں یا قانونی تحویل میں ہوں، پولنگ اسٹاف، پولیس جو اپنے ووٹ نہیں ڈال سکے کیونکہ وہ ڈیوٹی پر ہوتے ہیں اپنا ووٹ خط کے ذریعے بھیج سکتے ہیں اپنا ووٹ میل کے ذریعے بھیجنے کے لیے آپ کو ایک درخواست اپنے حلقہ کے پریزائیڈنگ آفیسر کو بھیجنی پڑے گی جو آپ کو ووٹ پیپر بذریعہ ڈاک بھجوائے گا۔ ووٹر اپنی پسند کے امیدوار پر نشان لگانے کے بعد یہ ووٹ دوبارہ پریزائیڈنگ آفیسر کو بھجوادے گا جو اسے ووٹوں کی گنتی میں شامل کرلے گا۔

آزادانہ اور غیر جانبدار انتخابی مبصر (مشاہدہ کار) بننا

> کیا آپ جانتے ہیں؟
> آپ پولنگ والے دن کسی سیاسی پارٹی یا آزاد امیدوار کیلئے اپنی خدمات بطور ''پولنگ ایجنٹ'' رضا کارانہ طور پر پیش کرسکتے ہیں۔

سماجی، معاشرتی تنظمیں اکثر محدود مدت کے لیے شہریوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں جو رضا کارانہ طور پر بغیر کسی مفاد کے غیر جانبدار اور غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابی مبصرین (مشاہدہ کار) کا گروہ تشکیل دیتے ہیں۔ بحیثیت ایک غیر جانبدار مشاہدہ کار کے آپ نہ صرف الیکشن کمیشن یا اس طرح کے کسی اور ادارے کی انتخابات کے شفاف ہونے میں مدد کرسکتے ہیں بلکہ اس طرح آپ شہریوں کو یہ جاننے میں بھی مدد دے سکتے ہیں کہ کیا انتخابات میں بنیادی انتخابی حقوق کی حفاظت کی گئی ہے؟ بنیادی اصولوں پر عمل کیا گیا ہے اور کیا انتخابی عمل کے مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں؟ آپ کی موجودگی ممکنہ طور پر ووٹرز کی ہمت افزائی اور امیدواروں و سرکاری اہلکاروں کو قانون توڑنے سے روک سکتی ہے۔

انتخابی مشاہدے کے مراحل

(الف) **انتخابات سے قبل مشاہدات** ابتداً اس بات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ انتخابی قوانین کو لاگو کیا جارہا ہے۔ الیکشن کے انتظامات کیسے کیے جارہے ہیں، انتخابی مہم کس طرح ہورہی ہے، اور ذرائع ابلاغ کا اس میں کیا کردار ہے۔

- جانچیں کہ ملک میں انتخابی قوانین کو سیاسی جماعتیں بڑے پیمانے پر اہمیت دے رہی ہیں۔ ان قوانین کا مطالعہ کریں جن میں انتخابی عمل کے حوالے سے کئی مضمرات موجود ہیں۔ ان قوانین میں، سیاسی جماعتوں کے حوالے سے قوانین، شہری قوانین، ووٹرز کی رجسٹریشن انتخابی مہم سازی کی مالی معاونت، فوجداری اور انتظامی قوانین، انسانی حقوق کے قوانین اور معلومات تک رسائی اور ذرائع ابلاغ کے قوانین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انتخابی شکایات اور درخواست گزاری کے عمل کا بغور مشاہدہ کریں۔ مزید برآں یہ دیکھیں کہ انتخابی قوانین میں شکایات کے حوالے سے کس قدر سہولیات دی گئی

Free and Fair Election Network (FAFEN)

(FAFEN) کی تشکیل ۲۰۰۶ء میں کی گئی جو پاکستان میں تیس بڑی سماجی تنظیموں کے گروپ نے قائم کی اس کا مقصد انتخابات کی تیاریاں اور انتظامات، ووٹر کی تعلیم مہیا کرنا اور انتخابی عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہے

مزید معلومات کے لیے www.fafen.org

آپ رضا کارانہ طور پر انتخابی مشاہدہ کار بھی بن سکتے ہیں اس کے لیے رجوع کیجیے contact@fafen.org

ہیں۔اور یہ دیکھیں کہ کیا الیکشن کمیشن نے ہر مرحلہ پر شکایات کرنے کے حق کے حوالے سے جو انتخابی نظام اور عدالتیں قائم کی ہیں وہ ہر سطح پر ایک آسان فہم اور مربوط نظام کی صورت میں اپنی ذمہ داریاں کر رہی ہیں۔

- اس بات کو پرکھیں کہ کیا الیکشن کمیشن اور عدلیہ ایک آزاد، باہمی طور پر مربوط، غیر جانبدار اور شفاف اداروں کے طور پر انتخابی عمل کی نگرانی کر رہی ہیں۔تجزیہ کریں کہ وزراء اور مقامی حکام الیکشن کے عمل کے موثر ہونے میں کیا کردار ادا کر رہے ہیں۔اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ انتخابی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔(مثلاً مادی وسائل: پولنگ اسٹیشن میں درکار سہولیات)
- جائزہ لیں کہ ووٹ رجسٹریشن کے لیے ٹائم ٹیبل دیا گیا ہے اور کون سا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کی رو سے ووٹر اپنے ووٹر ہونے کے حق کو ثابت کرنے کے لیے شہادت دے سکے۔انتخابی فہرستیں ابتداہی سے مختلف جگہوں پر آویزاں کردی گئیں تاکہ ممکنہ غلطیوں سے مبراء انتخابی فہرستوں سے ناموں کے اخراج اور اندراج کے مرحلہ کو مکمل کیا جا سکے۔اس بات کا تجزیہ کریں کہ ووٹر کس قدر شہری معلومات رکھتا ہے اور کیا ووٹرز کو غیر جانبدار اور بروقت مطلوبہ معلومات مل رہی ہیں۔سیاسی پارٹیوں/امیدواروں سے ملیں، عوامی ریلیوں کا مشاہدہ کریں، انتخابات کے حوالے سے شہری مواد کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کونسا اہم سیاسی مسئلہ انتخابی مہم میں چھایا ہوا ہے۔یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اقلیتی طبقہ خواتین اور نوجوان سیاسی عمل میں متحرک ہیں، اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات جاننے کی کوشش کریں۔چھان بین کیجیے کہ سیاسی جماعتوں کے معاشی وسائل کیا ہیں اور ان کے اخراجات کتنے ہیں۔گورنمنٹ کے اخراجات کس مد میں ہیں اور ان کی کیسے نگرانی کی جا رہی ہے۔اس بات کا تجزیہ کریں کہ کس حد تک سرکاری اور پرائیوٹ ذرائع ابلاغ معلومات اکھٹی کرنے اور عوام تک بغیر کسی دھمکی اور کاٹ چھانٹ کے پہنچانے کا حق دیا گیا ہے۔
- جائزہ لیں کہ ذرائع ابلاغ کس قدر ذمہ داری سے خاصی مقدار میں متوازن معلومات عوام تک پہنچا رہے ہیں تاکہ وہ بہتر طور پر آگاہ اور ان کے خیالات کی ترجمانی والا نمائندہ کسی کو منتخب کر سکیں۔ذرائع ابلاغ نے تمام امیدواروں کو برابر تشہیر کا موقع دیا؟ اور الیکشن کی مہم کو کس طرح سے پیش کیا۔اس دوران امیدواروں کو کس قدر وقت اور جگہ دی گئی کہ وہ اپنی تشہیر کر سکیں۔ذرائع ابلاغ کا کردار تشہیر میں مثبت تھا یا منفی یا اس میں توازن برقرار رکھا گیا۔اس بات کی بھی آگاہی کریں کہ کہیں امیدواران/سیاسی جماعتوں نے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے قانون کی خلاف ورزی تو نہیں کی۔

(ب) **انتخابی دن کا مشاہدہ** اس مرحلہ میں پولنگ اسٹیشن کے اندر سرگرمیوں، ووٹوں کی گنتی اور ان کی، علیحدگی اور چھانٹی کے عمل کا بغور مشاہدہ اور تجزیہ کرنا ہے۔

- انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن آف پاکستان کے متعلقہ اہلکاروں سے اپنا تعارف بذریعہ رجسٹریشن کارڈ/تنظیم/نیٹ ورک کرائیں جیسے (FAFEN: Free and Free Election Network)
- پولنگ شروع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل پولنگ اسٹیشن پہنچ جائیں تاکہ ووٹنگ، گنتی، چھانٹی اور نتیجے کے اعلان تک ہر قدم پر ووٹنگ کے عمل کا جائزہ لے سکیں۔
- اپنا تعارف کرائیں مختصراً اپنے آنے کا مقصد بتائیں۔اگر مقررہ افسر آپ کی حیثیت اور سرگرمی پر اعتراض کرے تو آپ اس کو پرسکون انداز سے وضاحت کریں کہ آپ سرکاری طور پر مشاہدہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔اگر آپ کا شناخت نامہ طلب کیا جائے تو آپ اسے پیش کریں۔پولنگ اسٹیشن پر انتخابات کے تمام مراحل کا جائزہ لیں اور انتظامی امور کا مشاہدہ کریں اس دوران کیفیتی اور شماریاتی معلومات اکھٹی کریں جیسے ہر پولنگ اسٹیشن کا فارم پر کرنا اور ان سینٹروں کا جن کا آپ نے مشاہدہ کیا ان کی تعداد لکھنا۔
- اپنی متعلقہ تنظیم کی ہدایت کے مطابق سارا وقت ایک پولنگ اسٹیشن پر یا اپنے اطراف میں کئی پولنگ اسٹیشنز کا جائزہ لیں۔

- ان چیک لسٹوں اور فارموں کو پر کیجیے جو بحثیت گواہ کے آپ کے ادارے نے مہیا کیے تھے یا جو آپ کو رپورٹ کیے گیے واقعات سے متعلق ہو۔ تجزیہ کریں کہ ووٹنگ اور گنتی کا عمل بین الاقوامی اصولوں اور الیکشن کمیشن کے قوانین کے مطابق تھا؟ اور اگر اس میں کچھ خامیوں کی نشان دہی کی گئی تو انتخابی عملہ کے حکام نے اس کے لیے کیا کیا اس کے علاوہ مجوزہ معاملات کا جائزہ لیں کہ کیا پولنگ اسٹیشن کی کارگزاری بہتر انداز میں قوانین کے مطابق تھی؟ کیا ووٹ ڈالنے کے ڈبے خالی تھے اور انتخابی عمل شروع کرنے سے پیشتر ان کو درست طور پر سر بمہر کیا گیا تھا؟ کیا پولنگ اسٹیشن پر ضروری اشیاء موجود تھیں بمعہ ووٹ تمام۔ اس بات کو نوٹ کریں کہ کیا پارٹی کے نمائندگان اور ملکی و غیر ملکی مبصرین کو پولنگ اسٹیشن کے اندرنی معاملات کو دیکھنے اور تحریر کرنے کی اجازت دی گئی۔
- تحقیق کریں کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے خصوصی انتخابی انتظامات کیے گیے ہیں جیسے کہ حرکت پذیر انتخابی بکس مہیا کیے گیے ہیں تا کہ بیمار اور ضعیف لوگ اپنا ووٹ ڈال سکیں۔ ہسپتالوں، جیلوں، ایڈوانس ووٹنگ، ووٹ بذریعہ خط، سفارت خانوں میں اور فوج کے لیے ووٹنگ کا اہتمام کیا گیا ہے اور کیا یہ سارا عمل شفاف طور پر کیا گیا ہے۔
- غیر متوقع طور پر بغیر کسی اطلاع کے پولنگ اسٹیشن کا دورہ کریں۔
- مقررہ وقت ختم ہونے کے بعد گنتی کے عمل کا جائزہ لیں، اور دیکھیں کے ووٹ بغیر کسی ممکنہ انتخابی دھاندلی کے درست گنے گئے ہیں۔ نوٹ کیجیے کہ انتخابی عملے نے مہیا کردہ فارم ووٹوں کی اقسام کے مطابق تیار کیے ہیں۔ اور دوسرا سامان جیسے پنیں، دھاگہ، سوئی، لاکھ، ماچس، موم بتی وغیرہ۔ درست طریقے سے تیار ہے۔ تصدیق کیجیے کہ اتنے ہی ووٹ ڈالے گئے ہیں جتنے فہرست میں نشان زدہ ہیں اس کے بعد جائزہ لیں کہ تمام سامان کو سر بمہر کرنے کا عمل درست انداز سے کیا گیا، اس کے علاوہ غیر استعمال شدہ ووٹوں کو علیحدہ لفافوں میں سر بمہر کیا گیا ہے اور اس کے بعد تمام انتخابی ڈبے اور دیگر اشیاء غیر جانبدار مبصرین کی نگرانی میں پولنگ اسٹیشن سے ریٹرننگ آفیسر کے دفتر تک منتقل کیے جائیں گے۔ دھیان سے دیکھئے کہ پولنگ اسٹیشن کے نتائج درست طریقے پر قومی سطح کی نہج پر شامل کیے گئے ہیں۔

مبصرین کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے؟

سرگرمی	کیا کریں	کیا نہ کریں
پولنگ سٹیشن میں داخل ہونا	اپنی اور اپنی تنظیم کی جس کی آپ نمائندگی کر رہے ہیں، شناخت کرائیں۔ اگر آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی، آپ محض اپنے مشاہدات لکھیں اور اگلے پولنگ سٹیشن چلے جائیں	آپ انتخابی عملے سے بحث اور دلائل بازی نہ کریں
خالی بیلٹ باکس کا مشاہدہ	اس لمحے کا انتظار کریں جب پولنگ سٹیشن میں موجود تمام افراد کو خالی بیلٹ باکس دکھایا جائے	آپ پولنگ سٹیشن کھلنے کے وقت پر وہاں عدم موجودگی کے متحمل نہیں ہو سکتے کیونکہ خالی بیلٹ باکس صرف اسی وقت دکھائے جا سکتے ہیں
مشورے کیلئے درخواست	اگر آپ سے مشورے کیلئے رجوع کیا جائے تو انتخابی قوانین کی نقل فراہم کریں	آپ مشورہ نہ دیں
دھاندلیوں کا مشاہدہ اور رپورٹ کرنا	شکایات یا مشاہدات ریکارڈ کروائیں	آپ مشاہدات یا شکایات پر کوئی کارروائی نہ کریں

اگر ذرائع ابلاغ آپ سے رابطہ قایم کریں	آپ معلومات کیلئے ہیڈ آفس سے رجوع کرنے کو کہیں	آپ نے جو کچھ دیکھا آپ اس پر کوئی تبصرہ نہ کریں
رائے دہندگان اور پولنگ سٹاف کی پرائیویسی	انہیں احترام دیجیے	بغیر اجازت لیے آپ فوٹو نہ کھینچیں
خطرے سے بچاؤ	اگر آپ کے کردار پر انگلی اٹھائی جاتی ہے یا اسے غلط طور پر لیا جاتا ہے تو پولنگ سٹیشن سے چلے جائیں	آپ غیر ضروری خطرات مول نہ لیں
مشاہدات	پولنگ سٹیشن کے اندر اور ارد گرد گھومیں پھریں	خود کو کسی مخصوص جگہ تک محدود نہ رکھیں
مشاہدات ریکارڈ کرنا	مشاہدات ریکارڈ کرنے کیلئے ڈیٹا شیٹ کے استعمال کی مشق کریں	حقائق وشواہد کے بغیر آپ اپنی ذاتی رائے یا فیصلہ نہ دیں
وقت کا استعمال / تقسیم	با قاعدہ اپنا ٹائم ٹیبل تیار کریں تا کہ آپ ایک سے زائد پولنگ سٹیشنوں پر جاسکیں	اگر وقت اور فاصلہ حائل ہیں تو آپ دوسرے پولنگ سٹیشن پر جانے کی کوشش نہ کریں
ڈیٹا محفوظ کرنا	اپنی چیک لسٹ اور فارم فوراً اپنے سپروائزر کے پاس جمع کرائیں	آپ چیک لسٹوں کو ضائع نہ کریں اور انہیں بھجوانا نہ بھولیں

(و) انتخابی عمل کے بعد کا مشاہدہ

- اس بات کا جائزہ لیں کہ شکایات اور درخواستوں کو ایک طے شدہ طریقہ کار اور قانون کے مطابق طے کیا گیا، کیا کسی بھی طرح کی مداخلت اس عمل کے دوران کی گئی، اور دیکھیں کہ یہ عمل کس قدر شفاف اور آزادانہ تھا۔
- انتخابی مبصر بننے کے لیے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ اپنا نام کسی سماجی تنظیم میں درج کروائیں جو کسی الیکشن کے حوالے سے انتخابی مبصرین کے گروپ کو تشکیل دے رہی ہو، بحیثیت ایک منظور شدہ انتخابی مبصر بننے کے بعد آپ کو ایک کارڈ دیا جائے گا جو ایک کے مقرر کردہ محدود کردار کی نشاندہی کرے گا۔

[انتخابی مشاہدہ کا یہ مواد انتخابی مشاہدہ کی کتاب پانچویں شمارہ (۲۰۰۵) وارسا سے لیا گیا ہے]۔

الیکشن میں کھڑا ہونا (حصہ لینا)

اگر آپ صوبائی اور قومی اسمبلی کے الیکشن میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔تو آپ کو آئین پاکستان ۲۰۰۲ء سے آگاہ ہونا چاہیے جو http://www.ecp.gov.pk/content/docs/volume1.pdf. پر موجود ہیں۔اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ وہ تمام شرائط پوری کرتے ہیں جو الیکشن میں کھڑے ہونے کے لیے ضروری مندرجہ ذیل میں وہ بنیادی قابلیتیں بتائی گئی ہیں جو ایم۔این۔اے اور ایم۔پی۔اے کے لیے ضروری ہیں

- پاکستانی شہری ہو
- ۲۵ سال سے کم عمر نہ ہو
- انتخابی لسٹ میں بحیثیت ووٹر نام درج ہو
- گریجویٹ ہو

صدر پاکستان الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرتا ہے اس کے بعد الیکشن کمیشن امیدواران کی رجسٹریشن اور نامزدگی کی تاریخوں کے اعلان کے ساتھ الیکشن کے عمل کے دوران اہم تاریخوں کا بھی اعلان کرتا ہے نامزدگی کے لیے کاغذات الیکشن آفس میں دستیاب ہوتے ہیں آپ الیکشن میں ایک آزاد امیدوار کے طور پر بھی کھڑے ہو سکتے ہیں تاہم اگر آپ کسی پارٹی کے نامزد امیدوار کے طور پر کھڑا ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت نامہ کا فارم بھرنا پڑتا ہے اور اس کے بعد سیاسی پارٹی کے لیڈر سے اجازت لینا پڑتی ہے انتخابی نشان حاصل کرنے سے پہلے آپ کو پریسیڈنگ آفسر کے سامنے حلف نامہ دینا ہوتا ہے بمعہ سرٹیفیکیٹ جس کی روء سے آپ مجوزہ سیاسی پارٹی کے امیدوار کی حیثیت سے اس حلقہ میں انتخابی امیدوار ہوتے ہیں ایک ووٹر آپ کا تجویز کنندہ ہوتا ہے اور اسی حلقہ سے دوسرا ووٹر تائید کنندہ ہوتا ہے ان دونوں کو آپ کے نامزدگی کے کاغذات پر دستخط کرنے ہوتے ہیں آپ مندرجہ ذیل فارم لے کر پر کرنے پڑتے ہیں

- مقررہ شدہ نامزدگی فارم جس میں حلقہ، آپ مکمل کا نام، گھر کا پتہ اور اگر ضرورت ہو تو وضاحت
- نامزدگی کا اقرار نامہ اور ان کی شرائط کا پورا کرنا جو نیشنل اور صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کے لیے ہیں
- معاشی حلف یا اقرار نامہ جس کی روء سے آپ کی بیوی اور شوہر اور بچوں پر ۲۰ لاکھ یا اس سے زیادہ کا قرض واجب الادا نہیں
- بیان نامہ جس میں آپ کی تعلیمی قابلیت اور شعبہ کا تذکرہ ہو
- قومی شناختی کارڈ ہو
- ایک مجوزہ فارم پر آپ کا بیان جس میں آپ، آپ کے شوہر/ بیوی اور بچوں کے سرمائے اور قرضوں کی تفصیلات ہوں
- زرضمانت قانون کے مطابق جو نامزدگی کے لیے ضروری ہو
- زرضمانت برائے انتخابات قومی اسمبلی (۴۰۰۰ چار ہزار روپے) ہے زرضمانت برائے صوبائی اسمبلی (۲۰۰۰ دو ہزار روپے) ہے زرضمانت چھ ماہ کے اندر قابل واپسی ہے

تمام کاغذات پریسیڈنگ آفسر کو الیکشن کمیشن کی مقرر کردہ تاریخ واپسی تک اور اس سے پہلے جمع کروائے جاسکتے ہیں کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد پریسیڈنگ آفیسر اہل امیدواروں کی فہرست شائع کر دیتا ہے اگر آپ کے کاغذات نامزدگی قبول کر لیے گئے تو آپ کا نام انتخاب کے دن انتخابی فہرست پر بحثیت مقابلہ کنندہ امیدوار کے طور پر آجائے گا۔

انتخابی مہم چلانا

آپ بذات خود اپنے انتخابی ایجنٹ کے طور پر کام کر سکتے ہیں یا آپ اپنے انتخابی ایجنٹ (نمائندہ) کا تقرر بھی کر سکتے ہیں اگر آپ اپنا انتخابی ایجنٹ کا تقرر کرتے ہیں تو آپ کو اپنے ایجنٹ کی تفصیلات پریسیڈنگ آفیسر کو مقرر کردہ حتمی تاریخ سے پہلے جمع کروانی ہوتی ہیں۔ آپ کے انتخابی نمائہدے کا مقصد یہ ہے کہ وہ قانونی طور پر آپ کی انتخابی مہم چلائے، اخراجات کا حساب کتاب رکھے، متعلقہ کاغذات پریسیڈنگ آفیسر کو جمع کروائے، پولنگ اور ووٹوں کی گنتی کے دوران درستگی اور غیر جانبداری کو یقینی بنائے، ووٹنگ شروع ہونے سے پہلے پولنگ ایجنٹوں کی تقرری مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر اور ان کے متعلق پریسیڈنگ آفیسر کو اطلاع دے۔ انتخابی ضوابط کے مطابق آپ کی انتخابی مہم چلائے اور ووٹنگ کے دن تک ان پر عمل کرے۔ ایک پر اثر انتخابی مہم کو چلانے کے لیے آپ کے پاس ایک انتخابی مہم کا منصوبہ ہونا چاہیے اس منصوبے میں مہم کے مقاصد، پیغام مقررہ ناضرین اور وسائل شامل ہیں ایک موثر انتخابی مہم کے اجزاء ہیں منشور، پیسہ اور مشینری (نظام)۔

- **منشور:** منشور ایک مختصر دستاویز ہوتی ہے جس میں سیاسی پارٹی یا امیدوار اپنی آراء اور منصوبوں کا تذکرہ کرتا ہے جن کی مدد سے وہ حکومت میں آنے کے بعد مخصوص مسائل کو حل کرے گا جو ملک اور عوام کو درپیش ہونگے، اپنے انتخابی منشور کو عوام تک پہنچانے کے لیے آسانی سے سمجھ میں آنے والے چند نعرے اور پیغامات جو آپ کے منشور کے مطابق ہوں تیار کریں اور بذریعہ ذرائع ابلاغ انہیں وسیع پیمانے تک عوام تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

- انتخابی ٹیم (مشین) یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو آپ کے وفادار ہوتے ہیں اور رضا کارانہ طور پر آپ کی سیاسی مہم کا حصہ بنتے ہیں انتخابی مینجرز اور اسٹاف کے لوگ مل کر حکمت عملی سے منصوبہ بندی کرتے ہیں تا کہ اہم اقدام اٹھائے جا سکیں۔
- پیسہ: ووٹرز کو دستیاب ذرائع کی مدد سے اپنی طرف راغب کرنا اور منتخب ہونے کے لیے اچھا تاثر بنانے کے لیے پیسہ بہت اہم ذریعہ ہے آپ کو چاہیے کہ ایک شفاف نظام کے ذریعے اپنی مہم کے لیے چندہ جمع کریں۔

ووٹنگ کا دن

جب پریسیڈنگ آفیسر پولنگ ایجنٹوں کے بیانات مقررہ فارم پر بمعہ دستخط حاصل کرے اور خالی ووٹ کے بکس دکھائے آپ کے پولنگ ایجنٹ کو اس وقت موجود ہونا چاہیے، آپ کے پولنگ ایجنٹ کو اس تمام مرحلہ کا مشاہدہ کرنا چاہیے اور اگر کوئی بے قاعدگی ہو تو انتخابی افسران اور اس سے متعلقہ دوسرے لوگوں تک اس کی خبر کرنی چاہیے۔ مبارک باد قبول کریں، اگر آپ قومی یا صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں اب آپ کو یہ سیکھنا چاہیے کہ ایک موثر قانون ساز کیسے بننا ہے تا کہ عمومی طور پر آپ عوام کے مفاد کا خیال رکھ سکیں۔ اگر آپ الیکشن کے نتائج سے مطمئن نہیں ہیں تو آپ انتخابی قانون پاکستان کے تحت ایک درخواست دائر کر سکتے ہیں یہ انتخابی درخواست یا شکایت الیکشن ٹربیونل کے زیر غور آئے گی۔ اگر آپ کو اس حوالے سے کوئی شکایت تحفظات نہیں ہیں تو آپ زرضمانت جو آپ نے الیکشن کمیشن کے پریسیڈنگ آفیسر کو جمع کروایا تھا وہ آپ واپس حاصل کر سکتے ہیں۔

انتخابات کے بعد فعال شہریت برقرار رکھنا

انتخابات کے بعد آپ اپنے آپ کو مندرجہ ذیل سرگرمیوں میں مصروف رکھتے ہوئے ایک فعال شہری کے طور پر اپنا کردار برقرار رکھ سکتے ہیں۔

- ہر سہ ماہی میں اپنے سکول میں "ممبر قومی اسمبلی/ممبر صوبائی اسمبلی سے بالمشافہ ملاقات" جیسے پروگرام منعقد کیجئے یا ان میں شرکت کیجیے تا کہ آپ کا منتخب نمائندہ آپ کو اسمبلی میں اپنی کارکردگی کے بارے میں تازہ ترین معلومات فراہم کر سکے اور حلقے کے عوام کی ضروریات کے بارے میں رائے دہندگان کے خیالات سے مستفید ہو سکے۔
- اپنے سکول میں ایک شہری آگہی (civic education) میلہ یا ایسی ہی کوئی دوسری تقریب منعقد کریں یا اس میں شرکت کریں جس میں شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں پر توجہ مرکوز کی جائے۔ اس سلسلے میں کسی غیر سرکاری تنظیم سے معاونت اور معلومات حاصل کریں۔
- کسی ایڈیٹر یا اپنے سکول کے "OpEd" یا پھر کمیونٹی کے اخبار کو اپنے منتخب نمائندوں اور کمیونٹی کی ضروریات کے حوالے سے ایک پرمغز مراسلہ لکھیں۔
- اپنے منتخب نمائندوں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کیلئے روزانہ ٹیلی وژن دیکھیں اور اخبار پڑھیں۔
- کسی سیاسی جماعت کے فعال ممبر بنیں
- سول سوسائٹی کی کسی تنظیم (غیر سرکاری تنظیم یا دیگر) کے فعال ممبر بنیں

اظہار تشکر

یہ کتاب، پاکستان میں جمہوریت کی تعلیم کو پھیلانے اور یقینی بنانے کے لیے کئی افراد کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ۲۰۰۲ء کے بعد سے، پاکستان میں اٹھارہ سال کی عمر کے جو شہری ووٹ دینے کے اہلیت رکھتے ہیں ان میں بہت سے نوجوانوں کو پہلی مرتبہ ووٹ ڈالنے کا موقع ملے گا۔ ان میں سے بیشتر نوجوانوں کو اس بات کی تعلیم دینے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک جمہوری انتخابی طریقہ کار کیا ہوتا ہے اور اس میں ان کا کیا کردار ہوگا۔ لہذا شہری حقوق و ذمہ داریاں پاکستان (CRRP) کی پروگرام ٹیم، آغا خان یونیورسٹی۔ انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈیولپمنٹ (AKU-IED) نے ان نوجوانوں کی سیاسی خواندگی کے لیے یہ کتاب مرتب کی ہے۔

اس کتاب کا بنیادی تخیل (CRRP) پروگرام ٹیم کی سربراہ پروفیسر ڈاکٹر برناڈیٹ لوئس ڈین کا ایجاد کردہ ہے۔ نیز اس ٹیم کے تمام ممبران لائق صد تحسین ہیں جنہوں نے دن رات اس کام کی تکمیل میں ایک کیا۔ ان میں برناڈیٹ لوئس ڈین، راحت جولڈ وشالیوا، کریم پنہ، کیسنڈرا فاریا، ام لیلی امین، شازیہ سولنگی اور جمال پاپیوا شامل ہیں۔

اس نصابی کتاب پر بامقصد تبصرہ اور تعمیری رائے دینے پر، ٹیم مس ایشلے بار، (Miss Ashley Barr, The Asia Foundation) دی ایشیاء فاؤنڈیشن، انگریزی مسودے کی کمپوزنگ محمد اسلم، انگریزی سے اردو زبان میں ترجمہ شفقت حسین، پروف ریڈنگ ڈاکٹر محمد یونس قادری اور اردو کمپوزنگ کرنے پر محمد آصف عابد کی بھی شکر گزار ہے۔

ٹیم نے اپنے تمام ذرائع اور کاوشیں اس کتاب کو مرتب کرنے میں صرف کی ہے۔ اگرچہ چند نظیریں پیش کرنے میں کچھ سقم رہ گیا ہے اس کے لیے معذرت خواہ ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس کاوش کو بامقصد انداز میں سراہا جائے گا۔ ہم ان تمام تجاویز اور آراء کا خیر مقدم کر کے شکر گزار ہوں گے جو ہمیں آئندہ ایڈیشن میں تصحیح / اضافہ کے طور پر موصول ہوں گی۔